بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آدابِ بندگی

مؤلّف

مولانا اختر القادری
[بانی دار العلوم احمدیہ برکاتیہ، سوائچ پار، ضلع سنت کبیر نگر، یوپی]
موبائل نمبر: 09919696375

شائع کردہ
شعبۂ نشریات، دار العلوم احمدیہ برکاتیہ، سوائچ پار، سنت کبیر نگر، یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

نام کتاب : آدابِ بندگی

نام مؤلف : مولانا اختر القادری

[بانی دار العلوم احمدیہ برکاتیہ، سوانچ پار، سنت کبیر نگر، یوپی]

موبائل نمبر: 09919696375

نظر ثانی و تقدیم : مولانا ساجد علی مصباحی

استاذ: جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی

موبائل نمبر: 09450827590

پروف ریڈرس : مولانا سلیم القادری، مقام اتری، پوسٹ منہدو پار، سنت کبیر نگر

موبائل نمبر: 07607512943

: مولانا محمد ہاشم القادری، دھرم سنگھواں بازار، ضلع سنت کبیر نگر

موبائل نمبر: 09670528205

تعداد صفحات : ۷۲

سن طباعت بار اول : ربیع الآخر ۱۴۳۴ھ/ مارچ ۲۰۱۳ء

قیمت : ۳۰/روپے

******** ملنے کے پتے ********

(۱) شعبۂ نشریات، دار العلوم احمدیہ برکاتیہ، سوانچ پار، سنت کبیر نگر، یوپی۔

(۲) امام احمد رضا لائبریری، کسیا، پوسٹ منہدو پار، ضلع سنت کبیر نگر، یوپی۔

(۳) حافظ ملت لائبریری، دھرم سنگھواں بازار، ضلع سنت کبیر نگر، یوپی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مضامین کی ایک جھلک

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
اظہارِ حقیقت	۵	ضروری ہدایت	۲۳
تقریظِ جلیل	۶	جمعہ کے آداب	۲۵
تقدیم [کتاب ومؤلفِ کتاب]	۸	نمازِ استخارہ	۲۵
بارگاہِ خداوندی کے آداب	۱۳	صلاۃ التسبیح	۲۶
وضو کا بیان	۱۴	نمازِ حاجت	۲۷
وضو کی فضیلت	۱۴	صلاۃ الاسرار	۲۹
وضو کرنے کا طریقہ	۱۵	نمازِ توبہ	۲۹
اعضاے وضو دھونے کی دعا	۱۶	نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ	۲۹
غسل کا طریقہ	۱۷	نمازِ جنازہ کی دعا	۳۰
مسجد میں داخل ہونے کے آداب	۱۸	جنازہ کے ساتھ چلنے کے آداب	۳۰
اذان کہنے کی فضیلت	۱۸	تعزیت کرنے والے کے آداب	۳۰
کلماتِ اذان	۱۹	روزے کا بیان	۳۱
اذان کا جواب دینے کی فضیلت	۱۹	ماہِ رمضان کی فضیلت	۳۲
نماز کے آداب	۲۰	روزہ اور اس کے درجے	۳۴
نماز پڑھنے کا طریقہ	۲۰	روزے کے آداب	۳۴
ثنا	۲۰	روزہ کی نیت	۳۴
تشہد	۲۱	سحری وافطار	۳۵
درود شریف	۲۲	دعاے افطار	۳۵
دعاے ماثور	۲۲	اعتکاف	۳۵
دعا کے آداب	۲۳	اعتکاف کے آداب	۳۶
نماز کے بعد کے اذکار و دعا	۲۳	زکات کا بیان	۳۶

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
زکات نہ دینے کا عذاب [قرآن کی روشنی میں]	۳۷	پڑوسی کے حقوق	۵۲
زکات نہ دینے کا عذاب [احادیث کی روشنی میں]	۳۷	متفرق آداب	۵۳
زیورات کی زکات	۳۹	کھانا کھانے کا طریقہ	۵۵
کھیتی اور پھلوں کی زکات	۴۰	پانی پینے کا طریقہ	۵۶
صدقۂ فطر کا بیان	۴۰	کپڑا پہننے کی دعا	۵۶
مانگنا کسے حلال ہے اور کسے نہیں؟	۴۱	کسی کے گھر جانے کے آداب	۵۷
صدقہ وخیرات کے آداب	۴۲	سلام کے مسائل	۵۷
صدقہ دینے والے کے آداب	۴۲	چھینک کے مسائل	۵۸
غنی کے آداب	۴۲	غیبت کا مطلب	۵۹
حج کا بیان	۴۲	ناخن ترشوانا	۶۰
حج کی فضیلت	۴۳	جانور لڑانا اور کشتی لڑنا	۶۱
آدابِ سفر ومقدماتِ حج	۴۵	سونے کے آداب	۶۱
تحفہ دینے والے کے آداب	۵۰	بیت الخلاء کے آداب	۶۱
تحفہ لینے والے کے آداب	۵۰	بعض دعائیں	۶۲
عالم کے پاس حاضری کے آداب	۵۰	قرآن کریم کی گیارہ سورتیں	۶۲
طالب علم کے آداب	۵۱	خطبۂ اولیٰ برائے جمعہ	۶۴
وعظ ونصیحت سننے والے کے آداب	۵۱	خطبۂ ثانیہ برائے جمعہ	۶۵
والدین کے آداب	۵۱	شجرۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ	۶۶
اولاد کے آداب	۵۲	مناجات	۶۷
اسلامی بھائی چارہ کے آداب	۵۲	دارالعلوم احمدیہ برکاتیہ کا تعارف	۶۸
پڑوسی کے آداب	۵۲	تاثرات اور دعائیہ کلمات	۷۱

طلب العلم فریضة علی کل مسلم [حدیث]

علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے۔

اظہار حقیقت

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آدابِ بندگی کے فضائل ومحامد پر اکابر علماے کرام اور سلفِ صالحین نے بے شمار کتابیں تصنیف فرمائی ہیں اور انشاء اللہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا، چوں کہ ایک زمانے سے احباب کا اصرار تھا کہ میں آدابِ بندگی کے حوالے سے ایک مستند ومعتبر کتاب ترتیب دوں، مگر عدیم الفرصتی کے باعث یہ کام ٹلتا رہا۔

ربِّ قدیر جلّ شانہ کا لامحدود شکر واحسان ہے کہ اس نے محض اپنی نوازشاتِ بے کراں سے مجھ جیسے ناچیز اور علمی سرمایہ سے مفلس کو اپنے حبیب نبی کریم ﷺ کے طفیل آدابِ بندگی کے مقدس عنوان پر یہ چند اوراق لکھنے کی سعادت نصیب فرمائی، اس طرح وہ ساعتِ سعید آگئی کہ میں نے جن اوراق کو پہلے جستہ جستہ لکھ رکھا تھا اسے نئے سرے سے ترتیب دینا شروع کر دیا۔

خداے وحدہٗ لاشریک ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے اور جن احباب کا اصرار تھا انھیں دارین کی سعادتوں سے شادکام فرمائے، بالخصوص برادر مکرم، نیک دل حضرت مولانا **ساجد علی مصباحی**، مدرس الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ کو ان کی کوششوں کا بہترین بدلہ عطا فرمائے؛ کیوں کہ اگر ان کا قلمی تعاون ہمارے شامل حال نہ ہوتا تو شاید یہ کتاب اس طرح سے منظر عام پر نہ آپاتی، یہ ان کا بڑا احسان ہے کہ انھوں نے اپنی بے پناہ مصروفیات سے ہمارے لیے وقت نکالا اور اس کتاب کی تصحیح فرمائی اور اسے اس لائق بنایا کہ میں اسے آپ کے سامنے پیش کرسکوں۔

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور مجھ کو اور میرے والدین، اساتذہ اور تمام مخلص احباب کو دونوں جہان کی برکتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

ناچیز اختر القادری

بانی دار العلوم احمدیہ برکاتیہ سوانچ پار، پوسٹ بلرائی، ضلع سنت کبیر نگر، یوپی

۲۳؍ربیع الاول ۱۴۳۴ھ/ ۵؍فروری ۲۰۱۳ء۔ سہ شنبہ

تقریظ جلیل

پیر طریقت، جانشینِ صوفی ملت حضرت سید صفی احمد دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشیں خانقاہِ عالیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، جھونسی شریف، الہ آباد، یوپی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آدابِ بندگی کی اہمیت وفضیلت اہلِ ایمان کے نزدیک مسلمات سے ہے اور یہ بھی متفق علیہ ہے کہ آدابِ بندگی قربِ ربِّ قدیر ورضائے الٰہی کا سب سے بڑا ذریعہ بھی، لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی مسلم ہے کہ آج آدابِ بندگی ہی سے سب سے زیادہ غفلت برتی جاتی ہے جو ضعفِ ایمان کی بھی دلیل ہے اور حبِّ دنیا وعیش پرستی کی بھی، ایسے ماحول میں ضرورت ہے کہ آدابِ بندگی کے فضائل وبرکات اور اس کی اہمیت پر مضامین تقریروں اور تحریروں دونوں طرح سے عام کیے جائیں۔

فقیر نے فاضل عزیز حضرت **مولانا اختر القادری** سلمہ المولیٰ کی کتاب "آدابِ بندگی" کو دیکھا، کتاب پسند آئی۔ فاضل عزیز کی یہ کوشش نہ صرف یہ کہ قابلِ تعریف ہے، بلکہ لائقِ تقلید بھی ہے۔ کتاب کے اکثر مندرجات حوالوں سے مزین ہیں؛ اس لیے یہ کتاب [آدابِ بندگی] لائقِ مطالعہ ہے اور قابلِ اعتماد بھی، بے شک یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بے حد افادیت کی حامل ہے، بلکہ اسے آدابِ بندگی کے بارے میں ایک نئے باب کا اضافہ کہا جا سکتا ہے۔

مولانا موصوف موضع کسیا، پوسٹ مہندوپار، ضلع سنت کبیر نگر جو میرے والدِ گرامی صوفی ملت حضرت سید محمد عالم علیہ الرحمۃ والرضوان کے مخصوص مریدوں وعقیدت مندوں کا مرکز ہے اس کے ایک خوش عقیدہ اور دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں ہی کے ایک دینی ادارہ دار العلوم عزیزیہ اہلِ سنت شمس العلوم میں حاصل کی، اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے دار العلوم اہلِ سنت تنویر الاسلام، امرڈوبھا میں داخلہ لیا اور

درسِ نظامی کی منتہی کتابیں وہیں کے جلیل القدر اساتذہ سے پڑھیں۔ فراغت کے سال ناشرِ مسلکِ اعلیٰ حضرت حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کے قائم کردہ دینی ادارہ دار العلوم فیض الرسول، براؤں شریف چلے گئے اور وہیں سے دو سال بعد عرسِ شعیب الاولیاء کے روحانی فیضان میں جبہ و دستار سے نوازے گئے۔

فراغت کے بعد دینی و تبلیغی کام ملک کی راج دھانی [دہلی] جیسی سرزمین سے شروع کیا، اس طرح ۲۰۰۶ء تک مولانا موصوف نے وہاں کام کیا، چوں کہ مولانا موصوف عہد تحصیل ہی سے کچھ کر گزرنے کا جذبہ رکھتے تھے؛ اس لیے دہلی سے واپس اپنے گاؤں کا رخ کیا اور آبائی وطن کسیا، مہندو پار سے ہجرت کر کے موضع سوانچ پار پوسٹ بلرائی، ضلع سنت کبیر نگر میں ایک وسیع و عریض قطعۂ آراضی پر دار العلوم احمدیہ برکاتیہ کے نام سے ایک ادارہ قائم کر کے اچھے اساتذہ کی خدمات حاصل کیں، اب وہ ادارہ تعمیر کے ساتھ ساتھ تعلیم و تربیت کے لحاظ سے صوبہ اتر پردیش کا ایک اچھا ادارہ ہو گیا ہے۔

مولانا موصوف شب و روز دار العلوم کی تعمیر و ترقی کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ ان کی یہ کتاب [آدابِ زندگی] دیکھ کر اندازہ ہوا کہ اب مولانا موصوف کا تصنیف و تالیف کی طرف میلان ہو چکا ہے اور یہ قابلِ ستائش میلان ہے۔

دعا ہے کہ مولائے قدیر مولانا کی اس کاوش کو شرفِ قبول سے نوازے، عوام کے لیے ذریعۂ ہدایت بنائے اور قلم میں مزید توانائی عطا فرما کر مولانا کو حضور والدِ گرامی صوفی ملت سید محمد عالم علیہ الرحمہ کے فیضان سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ و علی آلہ اکرم الصلاۃ والتسلیم۔

فقیر سید صفی احمد قادری چشتی سہروردی

خانقاہ عالیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، جھونسی شریف، الٰہ آباد، یوپی

۲۳ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ / ۵ فروری ۲۰۱۳ء۔ سہ شنبہ

تقدیم

[کتاب ومؤلف کتاب]

مولانا ساجد علی مصباحی۔استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

آج سے قریب سال بھر پہلے کی بات ہے کہ ایک ملاقات میں گرامی قدر مولانا اختر حسین قادری [اختر القادری] نے اپنی مرتب کردہ کتاب ''آدابِ بندگی'' کا ذکر چھیڑا اور مجھے حکم دیا کہ میں اسے ایک نظر دیکھ لوں اور جہاں مناسب سمجھوں حذف واضافہ بھی کردوں؛ تاکہ یہ کتاب جلد سے جلد منظرِ عام پر آجائے۔مولانا کی محبتوں کے پیشِ نظر میں انکار نہ کرسکا اور اس خیال سے وعدہ کرلیا کہ ؎

خیالِ خاطرِ احباب چاہیے ہردم
انیسؔ! ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو

میں نے وعدہ تو کرلیا، مگر تدریسی مصروفیات کے باعث یہ کام مؤخر ہوتا رہا، پھر اطمینان تھا کہ شبِ براءت کے بعد فرصت رہے گی تو یہ کام آسانی سے ہوجائے گا، لیکن ہر سوچا کام کہاں ہوتا ہے، وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔

۸؍رجب ۱۴۳۳ھ/۳۰؍مئی ۲۰۱۲ء چہارشنبہ کی رات میں اچانک شریک حیات [بیوی] کی طبیعت خراب ہوگئی اور صبح ہوتے ہوتے موت وحیات کی کشمکش میں اعظم گڑھ کے ایک ہاسپٹل میں بڑا آپریشن ہوا، خدا کے فضل وکرم سے ان کی جان تو بچ گئی، مگر نومولود نے اِس کھلی فضا میں سانس لینے سے پہلے ہی ساتھ چھوڑ دیا، وطن سے دوری کا کربناک احساس اُس وقت بڑی شدت سے ہوا، اجنبی شہر میں لرزتے ہاتھوں سے اسے قبر کی آغوش میں رکھا اور بیوی کی جان بچنے پر پروردگارِ عالم کا شکر ادا کیا۔

ابھی یہ زخم مندمل بھی نہ ہوسکا تھا کہ ربِّ کریم کی جانب سے ایک اور آزمائش میں مبتلا ہوگیا، ۱۳؍شعبان ۱۴۳۳ھ/ ۴؍جولائی ۲۰۱۲ء بروز سہ شنبہ راحتِ قلب وجان،

نورِنظر، عزیزم محمد نعمان کی طبیعت اچانک زیادہ خراب ہوگئی، اہلِ خانہ اور احباب واقارب جی جان سے اسے بچانے کی کوششیں کرتے رہے، مگر اس کا مقررہ وقت پورا ہو چکا تھا؛ اس لیے ساری تدبیریں اور سب کوششیں بے سود ثابت ہوئیں، اور رات ہی میں قریب ساڑھے بارہ بجے نو سال چار ماہ کی عمر میں وہ بھی ہمیں غمزدہ چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہوگیا، [پروردگار عالم اس کی قبر پر رحمت وانوار کی بارش فرمائے] سچ ہی کہا گیا ہے ؎

تقدیر کے چاک کو ممکن نہیں کرنا رفو
سوزنِ تدبیر ساری عمر گو سیتی رہے

اس کی وجہ سے یہ بھری پُری دنیا میری نگاہوں میں تاریک ہوگئی، اور پیہم آزمائشوں نے مجھے کچھ سوچنے اور کرنے کے لائق نہیں چھوڑا، اس دردناک اور کرب انگیز حادثہ میں اگر دینی تعلیم نے سہارا نہ دیا ہوتا تو یقیناً صبر وشکر کا دامن ہاتھوں سے چھوٹ جاتا، مختصر یہ کہ صبر وشکر کی کوشش کرتا رہا؛ کہ قرآن مجید میں ربِّ کریم کا ارشاد ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوٰلِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ [پارہ ۲، البقرہ ۲، آیت ۱۵۵، ۱۵۶]

[ترجمہ] اور ضرور ہم تمھیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے، اور خوش خبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں: ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔ [کنز الایمان]

یوں ہی شب وروز گزرتے رہے اور آہستہ آہستہ غم وکرب کی شدت بھی کم ہوتی رہی، الحمدللہ اب جب کہ سارے کام حسبِ معمول انجام پانے لگے تو مولانا موصوف کی کتاب کا مسودہ دیکھا، جو سمجھ میں آیا حذف واضافہ کیا اور اس طرح سے یہ کتاب جو ایک سال قبل آپ کے ہاتھوں میں ہونی چاہیے تھی وہ میری وجہ سے ایک سال بعد آپ تک پہنچ رہی ہے، اور اس میں میرا کوئی قصور بھی نہیں ہے۔ سچ فرمایا ہے امام احمد رضا حنفی قادری قدس سرہ نے ؎

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

مولانا موصوف کی اس کتاب [آدابِ بندگی] میں عوام اہل سنت کے لیے بڑی کارآمد باتیں جمع کردی گئی ہیں۔ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:
بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: [۱] اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ [۲] نماز قائم کرنا۔ [۳] زکات دینا۔ [۴] استطاعت ہوتو خانۂ کعبہ کا حج کرنا۔ [۵] ماہِ رمضان کے روزے رکھنا۔ [صحیح البخاری، کتاب الایمان، حدیث نمبر ۸]

اس کتاب میں اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے چار [نماز، روزہ، زکات اور حج] سے متعلق قرآن وحدیث کی روشنی میں کافی معلومات فراہم کی گئیں ہیں۔ اور رکن اول کا تذکرہ شاید اس لیے نہیں کیا گیا ہے کہ یہ کتاب تو ان ہی لوگوں کے لیے مرتب کی گئی ہے جو اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، یعنی وہ رکن اول پر کاربند اور مسلمان ہیں۔

اس کتاب کا بنیادی ماخذ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان کی مشہورِ زمانہ کتاب ''بہارِ شریعت'' اور حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمۃ والرضوان کی کتاب '' آدابِ دین'' ہے، مگر اس کے ساتھ ہی بہت سی دوسری کتابوں مثلاً صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، جامع ترمذی اور شامی و عالمگیری وغیرہ اصل مآخذ کے حوالے بھی درج ہیں جو اس کے مندرجات کی قوت واہمیت واضح کرتے ہیں۔

مذکورہ امور کے علاوہ اصلاحِ معاشرہ کے تعلق سے بھی کافی کچھ جمع کردیا گیا ہے، مثلاً علما، طلبہ، عوام اہل سنت، والدین، اولاد اور پڑوسیوں کے حقوق وآداب اور کھانے، پینے، پہننے، اوڑھنے، سونے، جاگنے وغیرہ کے اصول وآداب نہایت آسان اور مؤثر لب و لہجے میں بیان کیے گئے ہیں، ساتھ ہی کم پڑھے لکھے لوگوں کے لیے بعض دعائیں، عام طور سے نماز میں پڑھی جانے والی قرآن کریم کی سورتیں اور دعا ومناجات بھی اس کتاب میں شامل ہیں۔ ائمۂ مساجد کی آسانی کے لیے خطبۂ جمعہ بھی نقل کردیا گیا ہے، ان چیزوں

کی وجہ سے کتاب کی اہمیت وافادیت اور بڑھ گئی ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مولانا اختر القادری کی یہ کتاب [آدابِ بندگی] عوام کے لیے نہایت مفید اور نفع بخش ہے، ضرورت ہے کہ ایسی کتابیں زیادہ سے زیادہ عام کی جائیں اور لوگوں میں مفت تقسیم کرنے کا انتظام کیا جائے؛ تاکہ خواہی نخواہی لوگ اسے پڑھیں اور عمل کرنے کی کوشش کریں۔

اس کتاب کے مؤلف مولانا اختر القادری موضع کسیا، پوسٹ منہدوپار، ضلع بستی [موجودہ ضلع سنت کبیر نگر] کے ایک دین دار گھرانے میں پیدا ہوئے۔اور اسی گاؤں میں مولانا کی نشو ونما ہوئی، مارکشیٹ کے مطابق ان کی تاریخ پیدائش ۸ر فروری ۱۹۷۶ء ہے۔

گاؤں ہی کے ایک دینی ادارہ دار العلوم عزیزیہ اہل سنت شمس العلوم میں ابتدائی تعلیم حاصل کی، اس کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے علاقے کی معروف ومشہور درسگاہ دار العلوم تنویر الاسلام، امرڈوبھا میں داخلہ لیا، چھ سال تک حسبِ استطاعت محنت ودل جمعی سے وہاں تعلیم حاصل کرتے رہے، پھر دار العلوم فیض الرسول، براؤں شریف چلے گئے اور وہیں سے دوسال بعد ۱۹۹۴ء میں سندِ فراغت حاصل کی۔

دور طالب علمی سے ہی مولانا کے اندر کچھ کرگزرنے کا جذبہ تھا، جس وقت وہ دار العلوم تنویر الاسلام میں زیرِ تعلیم تھے اسی وقت سے جگہ جگہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو پڑھانا شروع کردیا تھا، خطابت سے بھی کافی دل چسپی رکھتے تھے، ان کی سرگرمیوں کو دیکھ کر اسی وقت انھیں ''اصلاحی صاحب'' کہا جانے لگا تھا، اس وقت تو یہ نام ایک خوب صورت مذاق معلوم ہوتا تھا، مگر فراغت کے بعد مولانا نے جو کام کیا ہے اسے دیکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ؎

بالاے سرش زہوش مندی

می تافت ستارۂ بلندی

آج دیکھا یہ جارہا ہے کہ بہت سے طلبہ فارغ ہوجاتے ہیں اور ان کے سامنے کوئی منزل نہیں ہوتی، جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ اب کیا کریں گے؟ تو حیرت ناک بے توجہی سے کہتے ہیں: دیکھا جائے گا، ابھی گھر والوں سے اس بارے میں کوئی بات نہیں ہوئی ہے، عید بعد سوچیں گے، وغیرہ وغیرہ۔مگر مولانا موصوف کا حال اس سے بالکل مختلف تھا، انھوں

نے سند و دستارِ فضیلت حاصل کرنے سے پہلے ہی اپنا میدانِ عمل منتخب کرلیا، بلکہ اس کے مطابق عمل بھی شروع کر دیا تھا۔

سب سے پہلے انھوں نے ملک کی راجدھانی [دہلی] کا رخ کیا اور وہاں دار العلوم نظامیہ اہل سنت غوث العلوم ،شکور پور میں بحیثیت صدر المدرسین کام کا آغاز کیا۔ وہاں موصوف صرف پرنسپل ہی نہیں تھے، بلکہ اس ادارہ کے انتظامی امور کی ذمہ داریاں بھی نبھاتے رہے، اس طرح سے ۲۰۰۶ء تک مولانا نے وہاں کام کیا ،لیکن کسی کی ماتحتی میں رہ کر کام کرنے کا بھر پور موقع نہیں مل رہا تھا؛ اس لیے خود مختار ہو کر کچھ کرنے کا منصوبہ بنایا اور دہلی چھوڑ کر اپنے گھر آ گئے۔

کوئی بڑا اور نمایاں کام کرنے کا ارادہ مستحکم تھا؛ اس لیے بھاگ دوڑ کرتے رہے اور دیکھتے ہی دیکھتے ۵رنومبر ۲۰۰۶ء میں موضع سوانچ پار، پوسٹ بلرائی، ضلع سنت کبیر نگر میں ایک ادارہ کی بنیاد رکھ دی اور اس کا نام ''دار العلوم احمدیہ برکاتیہ'' منتخب کیا۔

مولانا موصوف نے اپنے آبائی وطن سے ہجرت کرکے اسی گاؤں میں اپنا گھر بنالیا ہے اور شب و روز اس ادارہ کی تعمیر و ترقی کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

ان کی یہ کتاب [آدابِ بندگی] دیکھ کر اندازہ ہوا کہ مولانا کو تصنیف و تالیف کا بھی ذوق ہے،لیکن ادارہ کی مصروفیات کے باعث اس کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دے پاتے۔

خدائے وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں دعا ہے، الٰہ العالمین! مولانا کی اس کتاب کو شرفِ قبول عطا فرما اور ان کے ادارہ کو شب و روز ترقیوں سے ہمکنار فرما اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری اور تیرے حبیب کی رضا شامل ہو۔آمین بجاہ حبیبه النبي الكريم،عليه وعلى آله الصلاة والتسليم۔

ساجد علی مصباحی

استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

۲۹رصفر المظفر ۱۴۳۴ھ/ ۱۲رجنوری ۲۰۱۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلّی ونسلّم علیٰ رسولہ الکریم

قرآن کریم میں خداے وحدہٗ لاشریک کا ارشاد ہے : وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ [اور میں نے جن اور آدمی اپنے ہی لیے بنائے کہ میری بندگی کریں] ظاہر ہے کہ جب ہماری اور آپ کی تخلیق اللہ جل شانہٗ کی بندگی کے لیے ہوئی ہے تو ہمیں اور آپ کو یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بندگی کے آداب کیا ہیں؟ ہم کس طرح اپنے خالق و مالک کی عبادت و بندگی کریں کہ وہ ہم سے راضی ہوجائے اور ہماری عبادت و بندگی قبول فرمالے۔

اسی مقصد کے پیش نظر ہم اس مختصر سی کتاب میں بعض اہم عبادتوں کا ذکر کرتے ہیں اور ان کے اصول وآداب پر روشنی ڈالتے ہیں۔امید ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے بہتر اثرات ظاہر فرمائے گا۔

بارگاہِ خداوندی کے آداب:

بندے کو چاہیے کہ خداے وحدہٗ لاشریک کی بارگاہ میں اپنی نگاہیں نیچی رکھے، اپنے غموں اور پریشانیوں کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کرے،خاموشی کی عادت بنائے، اعضا کو پرسکون رکھے، جن کاموں کا حکم دیا گیا ہے ان کی بجا آوری میں جلدی کرے،اور جن سے منع کیا گیا ہے ان سے بچے، اچھے اخلاق اپنائے، ہروقت ذکرِ الٰہی کی عادت بنائے، اپنی سوچ کو پاکیزہ بنائے، اعضا کو قابو میں رکھے، دل پرسکون ہو، اللہ تعالی کی تعظیم بجالائے، غیظ وغضب نہ کرے، محبتِ الٰہی کو لوگوں سے چھپائے، اخلاص اپنانے کی کوشش کرے، لوگوں کے پاس موجود مال ودولت کی طرف نظر کرنے سے بچے، صحیح ودرست بات کو ترجیح دے، مخلوق سے امید نہ رکھے، عمل میں اخلاص پیدا کرے، سچ بولے اور گناہوں سے بچے،نیکیوں کو زندہ کرے(یعنی نیکیوں پر عمل پیرا ہو)، لوگوں کی

طرف اشارے نہ کرے اور مفید باتیں نہ چھپائے، نام ونسب کی تبدیلی پر غیرت اور حرام کاموں کے ارتکاب پر غیظ وغضب کا اظہار کرے، ہمیشہ باوقار و پرجلال رہے، حیا کو اپنا شعار بنالے، خوف وڈر کی کیفیت پیدا کرے، اس شخص کی طرح مطمئن ہوجائے جسے ضمان دی گئی ہو، توکل اپنائے کہ توکل اچھے اختیار کی پہچان کا نام ہے، دشواری کے وقت کامل وضو کرے، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرے، اس کا دل فرض چھوٹ جانے کے خوف سے بے چین ومضطرب ہوجائے، گناہوں پر ڈٹے رہنے کے خوف سے توبہ پر ہمیشگی اختیار کرے اور غیب کی تصدیق کرے، ذکر کرتے وقت دل میں خوفِ خداوندی پیدا کرے، وعظ ونصیحت کے وقت اس کا نورِ باطنی زیادہ ہو، فقر وفاقہ (یعنی تنگ دستی) کے وقت توکّل کو اپنا شعار بنائے اور جہاں تک ہوسکے قبولیت کی امید رکھتے ہوئے صدقہ کرے۔[آدابِ دین ملخصا]

وضو کا بیان:

خدائے وحدہٗ لاشریک کا ارشاد پاک ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ ؕ [پارہ۶، المائدہ ۵، آیت ۶]

[ترجمہ] اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو (اور وضو نہ ہو) تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں (ٹخنوں) تک پاؤں دھوؤ۔[کنز الایمان]

وضو کی فضیلت:

وضو کی فضیلت سے متعلق بہت سی حدیثیں مروی ہیں، ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ ان کے منہ اور ہاتھ، پاؤں آثارِ وضو سے چمکتے ہوں گے، تو جس سے ہو سکے وہ چمک زیادہ کرے۔[بخاری شریف، کتاب الوضوء، حدیث نمبر ۱۳۶، ج۱، ص۱۷]

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّدِ عالم ﷺ نے صحابۂ کرام سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتادوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ خطائیں محو فرمادے اور درجات بلند کرے۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! فرمایا: جس وقت وضو ناگوار ہوتا ہے اس وقت کامل وضو کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار، اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کفار کی سرحد پر حمایت بلادِ اسلام کے لیے گھوڑا باندھنے کا۔ [مسلم شریف، باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ، حدیث نمبر ۲۵۱، ص ۱۵۱]

(۳) حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے منہ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب منہ دھویا تو اس کے چہرہ کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے، پھر اس کا مسجد جانا اور نماز پڑھنا مزید براں۔ [نسائی شریف، باب مسح الاذنین مع الرأس، حدیث نمبر ۱۰۳، ص ۲۵]

وضو کرنے کا طریقہ:

وضو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے، پھر مسواک کرے، اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مل لے، پھر دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھوئے، پھر داہنے ہاتھ سے تین بار کلی کرے کہ ہر بار منہ کے ہر پُرزے پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ کرے، پھر داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائے، پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرے، پھر پورا چہرہ

دھوئے ،یعنی پیشانی پر بال اگنے کی جگہ سے تھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہر حصہ پر تین بار پانی بہائے ،اور اگر داڑھی ہے تو چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال بھی کرے ، اس طرح کہ اُنگلیوں کو گردن کی طرف سے داخل کرے اور سامنے نکالے،اس کے بعد دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے ، پھر ایک بار دونوں ہاتھوں سے پورے سر کا مسح کرے ، پھر کانوں کا اور گردن کا ایک ایک بار مسح کرے ، پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوئے ۔

اعضاے وضو دھونے کے وقت یہ دعائیں پڑھے :

کلی کرنے کے وقت یہ دعا پڑھے : اَللّٰھُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. [اے اللہ! تو میری مدد کر کہ میں قرآن کی تلاوت اور تیرا ذکروشکر کروں اور تیری اچھی طرح عبادت کروں]

ناک میں پانی ڈالنے کے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِيْ رَائِحَةَ النَّارِ. [اے اللہ! تو مجھ کو جنت کی خوشبو سُونگھا اور جہنم کی بد بُو سے بچا]

منہ دھونے کے وقت یہ دعا پڑھے : اَللّٰھُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ.[اے اللہ! تو میرا چہرہ روشن کر جس دن کہ کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ سیاہ]

داہنا ہاتھ دھونے کے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْراً.[اے اللہ ! میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دینا اور مجھ سے آسان حساب کرنا]

بایاں ہاتھ دھونے کے وقت یہ دعا پڑھے : اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ.[اے اللہ! میرا نامۂ اعمال نہ بائیں ہاتھ میں دینا اور نہ پیٹھ کے پیچھے سے]

سر کا مسح کرنے کے وقت یہ دعا پڑھے : اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلَّ عَرْشِكَ . [اے اللہ! تو مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھنا جس دن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا]

کانوں کا مسح کرنے کے وقت یہ دعا پڑھے : اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِینَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ. [اے اللہ! مجھے ان میں کر دے جو بات سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں]

گردن کا مسح کرنے کے وقت یہ دعا پڑھے : اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّار. [اے اللہ! میری گردن آگ سے آزاد کر دے]

داہنا پاؤں دھونے کے وقت یہ دعا پڑھے : اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ. اے اللہ! میرا قدم پل صراط پر ثابت رکھ جس دن کہ اس پر قدم لغزش کریں گے۔

بایاں پاؤں دھونے کے وقت یہ دعا پڑھے : اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ. [اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میری کوشش بارآور بنا اور میری تجارت ہلاک نہ ہو (کامیاب فرما)]

یا ہر عضو دھونے کے وقت صرف درود شریف پڑھے، اور یہی افضل ہے۔ اور جب وضو سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ. [اے اللہ! تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں کر دے] [بہار شریعت حصہ دوم ملخصا]

غسل کا طریقہ:

غسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے، پھر استنجے کی جگہ دھوئے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو، پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اس کو دور کرے، پھر نماز کی طرح وضو کرے، پھر پورے بدن پر تیل کی طرح پانی ملے خصوصاً جاڑے میں، پھر تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر پانی بہائے، پھر تین بار بائیں مونڈھے پر، پھر سر پر اور پورے بدن پر تین بار پانی بہائے اور اس کا خاص خیال رکھے کہ کوئی حصہ باقی نہ رہ جائے، اور نہانے میں قبلہ رُخ نہ ہو، اور ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ناف سے گھٹنے تک کے اعضا کا ستر تو ضروری ہے اور کسی قسم کا کلام نہ کرے، نہ کوئی دعا پڑھے۔ [فتاویٰ عالمگیری]

مسجد میں داخل ہونے کے آداب:

مسجد میں داخل ہونے والے کو چاہیے کہ پہلے دایاں پاؤں داخل کرے، جوتوں پر گندگی وغیرہ لگی ہوئی ہو تو اسے جھاڑ لے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرے یعنی مسجد میں داخل ہونے کی دعا اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ پڑھے، اگر مسجد میں کوئی موجود ہو تو اسے سلام کرے، کوئی نہ ہو تو اپنے آپ پر سلام بھیجے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے سوال کرے کہ وہ اس کے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، قبلہ رو ہو کر بیٹھے، دل میں خوفِ خدا پیدا کرے، گفتگو کم کرے، مسجد میں لعن طعن کرنے سے بچے، نہ تو مسجد میں آواز بلند کرے، نہ دُنیوی کام کرے، نہ گم شدہ چیز تلاش کرے، نہ خرید وفروخت کرے، جب مسجد سے نکلے تو پہلے بایاں یعنی اُلٹا پاؤں باہر نکالے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے اس فضل کا سوال کرے جو وہ عطا فرماتا ہے، یعنی مسجد سے نکلنے کی دُعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ. [آدابِ دین ملخصا]

اذان کہنے کی فضیلت:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی۔ [مسلم شریف، باب فضل الاذان، حدیث نمبر ۳۸۷، ص ۲۰۴]

علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں: یہ حدیث متواتر ہے اور حدیث کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ مؤذن رحمتِ الٰہی کے بہت امیدوار ہوں گے؛ کہ جس کو جس چیز کی امید ہوتی ہے، اس کی طرف گردن دراز کرتا ہے، یا اس کے یہ معنی ہیں کہ ان کے لیے ثواب بہت ہے، اور بعضوں نے کہا: یہ کنایہ ہے اس سے کہ شرمندہ نہ ہوں گے؛ اس لیے کہ جو شرمندہ ہوتا ہے اس کی گردن جھک جاتی ہے۔ [التیسیر شرح الجامع الصغیر، حرف المیم، ج ۶، ص ۳۱۳]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: مؤذنوں کا حشر یوں ہوگا کہ جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے، ان کے آگے حضرت

بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے، سب کے سب بلند آواز سے اَذان کہتے ہوئے آئیں گے، لوگ ان کی طرف نظر کریں گے، پوچھیں گے: یہ کون لوگ ہیں؟ کہا جائے گا: یہ اُمّت محمد ﷺ کے مؤذن ہیں، لوگ خوف میں ہیں اور ان کو خوف نہیں، لوگ غم میں ہیں، ان کو غم نہیں۔ [تاریخ بغداد، باب المیم، رقم: ۶۹۹۵، ج ۱۳، ص ۳۹]

کلمات اذان:

اَللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ۔ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

اذن کا جواب دینے کی فضیلت:

ابن عساکر نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! جب تم بلال کو اَذان و اِقامت کہتے سنو، تو جس طرح وہ کہتا ہے، تم بھی کہو؛ کہ اللہ تعالیٰ تمھارے لیے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گناہ محو کردے گا۔ عورتوں نے عرض کیا: یہ تو عورتوں کے لیے ہے، مردوں کے لیے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کے لیے دُونا۔ [کنز العمال، کتاب الصلاۃ، حدیث نمبر ۲۱۰۰۵، ج ۷، ص ۲۸۷]

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن اَذان دے، تو جو شخص اس کی مثل کہے اور جب وہ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے، تو یہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔
[مسلم شریف، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ، حدیث نمبر ۳۸۵، ص ۲۰۳]

جب مؤذن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے، تو سُننے والا درود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگالے اور کہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔ [ردالمحتار]

اور جب مؤذن اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے تو اس کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔ [درمختار، ردالمحتار]

جب اَذان ختم ہو جائے، تو مؤذن اور سامعین درود شریف پڑھیں اس کے بعد یہ دُعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ [ردالمحتار]

نماز کے آداب:

نماز پڑھنے والے کو چاہیے کہ عاجزی وانکساری اور خشوع وخضوع کی کیفیت پیدا کرے اور حضورِ قلبی کے ساتھ نماز پڑھے، وسوسوں سے بچنے کی کوشش کرے، ظاہری وباطنی طور پر توجہ سے نماز پڑھے، اعضا پر سکون رکھے، نگاہیں نیچی رکھے، قیام میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے، تلاوت میں غور وفکر کرے، ڈرتے ہوئے اور خوف زدہ ہو کر تکبیر کہے، خشوع وخضوع کے ساتھ رکوع وسجود کرے، تعظیم وتوقیر کے ساتھ تسبیح پڑھے، اور تشہد اس طرح پڑھے گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے، رحمتِ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ کی اُمید رکھتے ہوئے سلام پھیرے، اس خوف سے پلٹے کہ نہ جانے میری نماز قبول بھی ہوئی ہے یا نہیں، اور رضائے الٰہی طلب کرنے کی کوشش کرے۔ [آداب دین ملخصا]

نماز پڑھنے کا طریقہ:

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ رُو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو، اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چُھو جائیں، اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھولے ہوئے، بلکہ اپنی حالت پر ہوں، اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں، نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے، اس طرح کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل ہوں اور ثنا پڑھے۔

[**ثنا**] سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰـہَ غَیْرُکَ.

پھر تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے، پھر تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کہے، پھر اَلْحَمْدُ یعنی پوری سورۂ فاتحہ پڑھے اور ختم پر آہستہ سے آمین کہے، اس کے بعد کوئی سورت ، یا تین آیتیں پڑھے ، یا کوئی بڑی آیت پڑھے جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو، اب اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے، اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں ،اس طرح نہ ہو کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں ، یا چار انگلیاں ایک طرف ہوں اور صرف انگوٹھا دوسری طرف ہو اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو، اونچا نیچا نہ ہو، اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہے، پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے ، اور منفرد (تنہا پڑھتا) ہو تو اس کے بعد اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بھی کہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا سجدہ میں جائے، اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے ، پھر ہاتھ، پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے، اس طرح نہ ہو کہ صرف پیشانی زمین سے چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے ، بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے اور بازؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جُدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رُو جمے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہے، پھر سر اٹھائے ، پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رُخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں، پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا سجدہ کو جائے اور اسی طرح سجدہ کرے، پھر سر اٹھائے ، پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے ، اب صرف بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر قراءت شروع کر دے، پھر اسی طرح رکوع اور سجدے کر کے داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے :

[**تشہد**] اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِيْنَ ،اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اس میں کوئی حرف کم وبیش نہ کرے اور جب کلمۂ لَا کے قریب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لَا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے، مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمۂ اِلَّا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کرلے۔

اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے، مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں الحمد یعنی سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا ضروری نہیں، اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا، اس میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھے:

[درود شریف] اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ پھر یہ دعاے ماثور پڑھے:

[دعاے ماثور] اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

یا دوسری کوئی دُعاے ماثور پڑھے۔ مثلاً:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

یا یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اور اس کو بغیر اَللّٰھُمَّ کے نہ پڑھے، پھر داہنے شانے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ کہے، پھر بائیں طرف منہ کر کے ایسے ہی کہے، یہ طریقہ امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے۔ اگر کسی امام کی اقتدا میں نماز پڑھ رہا ہو تو الحمد یعنی سورۂ فاتحہ یا اور کوئی سورت نہ پڑھے۔ [بہار شریعت حصہ سوم ملخصا]

دُعا کے آداب:

دعا کرنے والے کو چاہیے کہ دل جمعی کے ساتھ دعا کرے، تمام غموں اور فکروں کو مجتمع کرلے یعنی اپنی حاجت بارگاہِ الٰہی میں پیش کرے، کمزوری وذلت کا اظہار کرے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے اچھی امید رکھے، عاجزی وانکساری کے ساتھ دعا کرے، غربت ومحتاجی دور کرنے کا سوال کرے، ڈوبنے والے کی سی کیفیت طاری کرے، بقدرِ استطاعت ذات باری تعالیٰ کی معرفت حاصل کرے، دعا کرتے ہوئے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی عظیم عزت وحرمت کو پیشِ نظر رکھے، اس کی بارگاہ میں توجہ کرتے ہوئے اپنی ہتھیلیاں پھیلا دے، اور دعا قبول ہونے کا یقین رکھے اور ساتھ ہی ساتھ اس بات سے خوف زدہ بھی ہو کہ کہیں ناکام ونامراد نہ لوٹا دیا جاؤں اور خوش حالی کا منتظر رہے، دعا کرتے ہوئے باہمی دشمنی دل سے نکال دے، رحمتِ خداوندی کی اُمید رکھتے ہوئے نیک نیتی سے دعا کرے اور دعا کے بعد ہتھیلیوں کو چہرے پر پھیرلے۔[آداب دین ملخصا]

نماز کے بعد کے اذکار ودُعا:

نماز کے بعد جو اذکار طویلہ احادیث میں وارد ہیں، وہ ظہر ومغرب وعشا میں سنتوں کے بعد پڑھے جائیں، قبل سُنّت مختصر دُعا پر قناعت کرنی چاہیے، ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہوجائے گا۔[ردالمحتار]

ضروری ہدایت:

احادیث میں کسی دُعا کی نسبت جو تعداد وارد ہے اس سے کم یا زیادہ نہ کرے؛ کہ جو فضائل ان اذکار کے لیے ہیں وہ اسی عدد کے ساتھ مخصوص ہیں، ان میں کم یا زیادہ کرنے کی مثال یہ ہے کہ کوئی قفل (تالا) کسی خاص قسم کی کنجی سے کھلتا ہے، اب اگر کنجی میں دندانے کم یا زائد کردیں تو اس سے نہ کھلے گا، البتہ اگر شمار میں شک واقع ہو تو زیادہ کر سکتا ہے اور یہ زیادت نہیں، بلکہ اتمام ہے۔[ردالمحتار]

ہر نماز کے بعد تین بار استغفار کرے اور آیۃ الکرسی، چاروں قُل ایک ایک بار

پڑھے اور سُبحَانَ اللّٰہ ۳۳ ؍بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ ؍بار، اَللّٰہُ اَکْبَر ۳۴ ؍بار اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار۔ جو شخص اس طرح پڑھے گا اس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

اور عصر و فجر کے بعد بغیر پاؤں بدلے، بغیر کلام کیے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ، بِیَدِہِ الْخَیْرُ، یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ دس دس بار پڑھے، بعد ہر نماز پیشانی یعنی سر کے اگلے حصّہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ، اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ۔ اور ہاتھ کھینچ کر ماتھے تک لائے۔ [بہارشریعت، حصہ سوم]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب تک ذکر کرنا، اس سے بہتر ہے کہ چار چار غلام بنی اسماعیل سے آزاد کیے جائیں۔ [ابوداؤد شریف، حدیث نمبر ۳۶۶۷]

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راویت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: نمازِ جماعت، تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے۔ [بخاری شریف، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، حدیث نمبر ۶۴۵، ج۱، ص ۲۳۲]

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کامل وضو کیا، پھر نماز فرض کے لیے چلا اور امام کے ساتھ نماز پڑھی، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ [صحیح ابن خزیمہ، حدیث نمبر ۱۴۸۹، ج ۲، ص ۳۷۳]

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر نمازِ جماعت سے پیچھے رہ جانے والا یہ جانتا کہ اس جانے والے کے لیے کتنا اجر وثواب ہے؟ تو گھسٹتا ہوا حاضر ہوتا۔ [المعجم الکبیر، حدیث نمبر ۷۸۸۶، ج ۸، ص ۲۲۴]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کے لیے چالیس دن باجماعت نماز پڑھے اور تکبیرۂ اُولیٰ پائے، اس کے لیے

دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی، ایک نار سے، دوسری نفاق سے۔[ترمذی شریف، باب ماجاء فی فضل التکبیرۃ الاولیٰ، حدیث نمبر ۲۴۱، ج۱، ص ۲۷۴]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چالیس راتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھے کہ عشا کی تکبیرۂ اُولیٰ فوت نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دے گا۔[سنن ابن ماجہ، باب صلاۃ العشاء والفجر فی جماعۃ، حدیث نمبر ۷۹۸، ج۱، ص ۴۳۷]

جمعہ کے آداب:

نمازِ جمعہ پڑھنے والے کو چاہیے کہ وقت شروع ہونے سے پہلے جمعہ کی تیاری شروع کر دے، نمازِ جمعہ میں حاضری کے لیے سویرے سویرے طہارت کرے کہ جسم کو دھوئے، کپڑوں کی پاکیزگی وصفائی کا اہتمام کرے، خوشبو وغیرہ لگائے، لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے، بلکہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے، گفتگو کم کرے، کثرت سے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا ذکر کرے، امام کے قریب ہو کر بیٹھے، خطیب کے حکم کی تعمیل کرے، علم حاصل کرنے کے لیے حاضر ہو، پروقار اور پرسکون ہو کر چلے، انگلیاں نہ چٹکائے، چلتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم رکھے، خاموشی کی عادت اپنائے، کثرت سے اپنے خالق ورازق عَزَّ وَجَلَّ کا شکر بجا لائے، عاجزی وانکساری کرتے ہوئے مسجد میں داخل ہو، سلام کا جواب دے، خطیب کے منبر پر بیٹھ جانے کے بعد نماز وغیرہ نہ پڑھے، گفتگو وغیرہ بند کر دے، نصیحت قبول کرنے کا پختہ ارادہ کرے، خطیب کے سامنے اور اس کے بیان کرتے وقت اِدھر اُدھر نہ دیکھے، جب تک خطیب منبر سے نہ اُترے اور مؤذن اقامت سے فارغ نہ ہو لے اس وقت تک نماز کے لیے کھڑا نہ ہو، یعنی اقامت سے پہلے کھڑا نہ ہو۔[آداب دین ملخصا]

نماز استخارہ:

حدیث صحیح جس کو مسلم کے سوا جماعت محدثین نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے، جیسے قرآن کی سُورت تعلیم فرماتے تھے، وہ فرماتے ہیں: جب کوئی کسی

امر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل پڑھے، پھر کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّيْ فِيْ دِیْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَیَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِیْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ.

اور اپنی حاجت کا ذکر کرے، خواہ بجائے ھٰذَا الْاَمْرَ کے حاجت کا نام لے یا اُس کے بعد۔ [ردالمحتار]

اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ میں ''او'' شک راوی ہے، فقہا فرماتے ہیں کہ جمع کرے یعنی یوں کہے: وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ.

مستحب یہ ہے کہ اس دُعا کے اوّل آخر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور درود شریف پڑھے اور پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ ھُوَ اللہُ پڑھے، اور بعض مشائخ فرماتے ہیں: پہلی میں ''وَرَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ'' یُعْلِنُوْنَ تک اور دوسری میں وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ آخر آیت تک بھی پڑھے۔ [ردالمحتار]

بعض مشائخ سے منقول ہے کہ دُعاے مذکور پڑھ کر باطہارت قبلہ رُو سو رہے، اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سُرخی دیکھے تو بُرا ہے اس سے بچے۔ [ردالمحتار]

استخارہ کا وقت اس وقت تک ہے کہ ایک طرف راے پوری جم نہ چکی ہو۔

صلاۃ التسبیح:

اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے، بعض محققین فرماتے ہیں: اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کرے گا، مگر دین میں سُستی کرنے والا۔ نبی ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے چچا! کیا میں تم کو عطا نہ کروں؟ کیا میں تم کو بخشش نہ کروں؟ کیا میں تم کو نہ دوں؟ کیا تمھارے ساتھ احسان نہ کروں؟

دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کروتو اللہ تعالیٰ تمھارا ہر گناہ بخش دے گا، اگلا، پچھلا، پُرانا، نیا، جو بھول کر کیا اور جو قصداً کیا، چھوٹا اور بڑا، پوشیدہ اور ظاہر، سب بخش دے گا۔ اس کے بعد صلاۃ التسبیح کی ترکیب بتائی، پھر فرمایا: کہ اگر تم سے ہو سکے کہ ہر روز ایک بار پڑھوتو کرو، اور اگر روز نہ کروتو ہر جمعہ میں ایک بار، اور یہ بھی نہ کروتو ہر مہینہ میں ایک بار، اور یہ بھی نہ کروتو سال میں ایک بار، اور یہ بھی نہ کروتو عمر میں ایک بار۔

اس کی ترکیب ہمارے طور پر وہ ہے جو سنن ترمذی شریف میں بروایت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکور ہے، فرماتے ہیں: اللہ اکبر کہہ کر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰـهَ غَيْرُكَ پڑھے، پھر یہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ بار، پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰه اور اَلْحَمْد اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے، پھر رکوع کرے، اور رکوع میں دس بار پڑھے، پھر رکوع سے سر اٹھائے اور بعد تسمیع وتحمید دس بار کہے، پھر سجدہ کرے اور اس میں دس بار کہے، پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار کہے، پھر سجدہ کرے اور اس میں دس مرتبہ پڑھے۔ یوہیں چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں ۷۵ بار تسبیح ہوئی اور چاروں میں تین سو بار ہوئیں اور رکوع وسجود میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔ [غنیہ وغیرہ]

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے اس نماز میں کون سورت پڑھی جائے؟ فرمایا: سورۂ تکاثر والعصر اور قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور بعض نے کہا سورۂ حدید اور حشر اور صف اور تغابن۔ [ردالمحتار]

نمازِ حاجت:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: جب حضور اقدس ﷺ کو کوئی اہم امر پیش آتا تو نماز پڑھتے۔ اس کے لیے دو رکعت یا چار پڑھے۔ حدیث میں ہے: پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار

پڑھے، تو یہ ایسی ہیں جیسے شبِ قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ مشائخ فرماتے ہیں: کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: جس کی کوئی حاجت اللہ عزوجل کی طرف ہو، یا کسی انسان کی طرف تو اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ عزوجل کی ثنا کرے اور نبی ﷺ پر درود بھیجے، پھر یہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ ، لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نابینا سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ عزوجل سے دُعا کیجیے کہ مجھے عافیت دے۔ سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اگر تو چاہے تو دُعا کروں اور چاہے تو صبر کر، اور یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ انھوں نے عرض کی: حضور دُعا کریں۔ سرکار نے انھیں حکم فرمایا: کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دُعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ۔ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ.

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے، باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے، گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔

قضاے حاجت کے لیے ایک مجرب نماز جو علما ہمیشہ سے پڑھتے آئے ہیں، یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ مبارک پر جا کر دو رکعت نماز پڑھے اور امام کے وسیلہ سے اللہ عزوجل سے سوال کرے، امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کہ میں ایسا کرتا ہوں تو بہت جلد میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ [خیرات الحسان]

صلاۃ الاسرار:

اس کے لیے ایک مجرب نماز صلاۃ الاسرار بھی ہے۔اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کردو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ھو اللہ پڑھے،سلام کے بعد اللہ عزوجل کی حمد وثنا کرے پھر نبی ﷺ پر گیارہ بار دُرود وسلام عرض کرے اور گیارہ بار یہ کہے:

یَارَسُوْلَ اللہِ! یَانَبِیَّ اللہِ! اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ

پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے، ہر قدم پر یہ کہے:

یَا غَوْثَ الثَّقَلَیْنِ! وَ یَا کَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ! اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ. پھر حضور کے توسل سے اللہ عزوجل سے دُعا کرے۔

نمازِ توبہ:

امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشادفرمایا: جب کوئی بندہ گناہ کرے پھر وضو کر کے نماز پڑھے پھر استغفار کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔پھر یہ آیت پڑھی:

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فٰحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ [پارہ ۴،آل عمران ۳،آیت ۱۳۵]

[ترجمہ] اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں۔[کنز الایمان]

نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ:

نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے نیت کرے [نیت کی میں نے نمازِ جنازہ کی چار تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے، دعا اس میت کے لیے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف] پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے

حسبِ دستور باندھ لے، اور ثنا پڑھے، یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰـهَ غَيْرُكَ . پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے، اور درود شریف پڑھے، بہتر وہ دُرود ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے، اگر کوئی دوسرا درود پڑھے جب بھی حرج نہیں، پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنے اور میّت اور تمام مومنین ومومنات کے لیے دُعا کرے، یعنی نمازِ جنازہ کی دعا پڑھے۔ (جوہرہ نیرہ، عالمگیری، درمختار وغیرہا)

نمازِ جنازہ کی دعا:

مرد کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ.

اگر عورت کا جنازہ ہو تو اس دعا میں [اَجْرَہٗ] کی جگہ [اَجْرَهَا] اور [بَعْدَہٗ] کی جگہ [بَعْدَهَا] کہے۔

اگر جنازہ کسی نابالغ بچے کا ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا.

اگر جنازہ کسی نابالغ بچی کا ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا ذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّشَافِعَةً. (جوہرہ نیرہ)

جنازہ کے ساتھ چلنے کے آداب:

جنازے کے ساتھ جانے والے کو چاہیے کہ ہمیشہ دل میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا خوف رکھے، نگاہیں نیچی رکھے، گفتگو وغیرہ نہ کرے، عبرت کی نگاہ سے میت کو دیکھے، قبر کے سوال وجواب میں غور وفکر کرے، جس چیز کے مطالبہ کا خوف کرتا ہے کہ اس کے بارے میں سوال ہوگا، پختہ ارادے کے ساتھ اسے بجالانے میں جلدی کرے، موت کے اچانک حملے کے وقت طاری ہونے والی حسرت وندامت سے ڈرے۔ [آدابِ دین ملخصا]

تعزیت کرنے والے کے آداب:

تعزیت کرنے والے کو چاہیے کہ عاجزی وانکساری اور رنج وغم کا اظہار کرے، گفتگو

کم کرے اور مسکرانے سے بچے؛ کہ ایسے موقع پر مسکرانا دلوں میں بغض وکینہ پیدا کرتا ہے۔
[آداب دین ملخصا]

روزے کا بیان:

اسلام کے بنیادی ارکان میں سے روزہ بھی ہے۔ روزے کے بارے میں پروردگار عالم ارشاد فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى
سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍؕ فَمَنْ
تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗؕ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى
وَالْفُرْقَانِۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُؕ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى
سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ٘ وَ
لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَاِذَا
سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ
وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰى
نِسَآىٕكُمْؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ
تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا
مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ٘ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ
الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ٘ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَى الَّیْلِۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ
وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَۙ فِی الْمَسٰجِدِؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَاؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ
اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ [پارہ ۲، البقرہ ۲، آیت ۱۸۳ تا ۱۸۷]

[ترجمہ] اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمھیں پرہیزگاری ملے۔ گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو

اتنے روزے اور دنوں میں اور جنھیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا، پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمھارے لیے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو، رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں، اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا، اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمھیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو، اور اے محبوب! جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں، دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انھیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔

روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمھارے لیے حلال ہوا، وہ تمھارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس، اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمھاری توبہ قبول کی اور تمھیں معاف فرمایا، تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمھارے نصیب میں لکھا ہو، اور کھاؤ اور پیؤ یہاں تک کہ تمھارے لیے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو، اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو، یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ، اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انھیں پرہیزگاری ملے۔[کنزالایمان]

ماہِ رمضان کی فضیلت:

امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ کی روایت میں ہے، جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر لیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں تو اُن میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا، اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں تو اُن میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور منادی پکارتا ہے: اے خیر طلب کرنے والے! متوجہ ہو، اور اے شر کے چاہنے والے! باز رہ، اور کچھ لوگ جہنم سے آزاد

ہوتے ہیں اور یہ ہر رات میں ہوتا ہے۔[سنن ترمذی، باب ماجاء فی فضل شہر رمضان، حدیث نمبر ۶۸۲، ج ۲،ص ۱۵۵]

امام احمد ونسائی کی دوسری روایت میں ہے، کہ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا: رمضان آیا، یہ برکت کا مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اور سرکش شیطانوں کے طوق ڈال دیے جاتے ہیں، اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس کی بھلائی سے محروم رہا، وہ بیشک محروم ہے۔ [سنن نسائی، باب ذکر الاختلاف علی معمر فیہ، حدیث نمبر ۲۱۰۳،ص ۳۵۵]

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخر دن میں وعظ فرمایا۔ فرمایا: اے لوگو! تمھارے پاس عظمت والا، برکت والا مہینہ آیا، وہ مہینہ جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے، جو اس میں نیکی کا کوئی کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا، اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستّر (۷۰) فرض ادا کیے۔

یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ مہینہ مواسات کا ہے اور اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے، جو اس مہینے میں روزہ دار کو افطار کرائے، اُس کے گناہوں کے لیے مغفرت ہے، اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی، اور اس افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اس کے کہ اُس کے اجر میں سے کچھ کم ہو۔

ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم میں کا ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا، جس سے روزہ افطار کرائے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو دے گا، جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک خُرما یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کرائے اور جس نے روزہ دار کو بھر پیٹ کھانا کھلایا، اُس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

یہ وہ مہینہ ہے کہ اُس کا اوّل رحمت ہے اور اس کا اوسط مغفرت ہے اور اس کا آخر جہنم سے آزادی ہے، جو اپنے غلام پر اس مہینے میں تخفیف کرے یعنی کام میں کمی کرے، اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرما دے گا۔[شعب الایمان،فضائل شہر رمضان،ملخصا، حدیث نمبر ۳۶۰۸، ج ۳،ص ۳۰۵]

روزہ اور اس کے درجے:

مسلمان کا بہ نیّت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے کو قصداً کھانے پینے جماع سے باز رکھنے کا نام عرف شرع میں روزہ ہے۔[عامہ کتب]

روزے کے تین درجے ہیں:

(۱) عام لوگوں کا روزہ۔یعنی پیٹ اور شرم گاہ کو کھانے پینے جماع سے روکنا۔

(۲) خواص کا روزہ۔یعنی ان کے علاوہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ پاؤں اور تمام اعضا کو گناہ سے باز رکھنا۔

(۳) خاص الخاص کا روزہ۔یعنی جمیع ماسوی اللہ سے اپنے کو بالکلیہ جُدا کر کے صرف اسی کی طرف متوجہ رہنا۔[جوہرہ نیرہ]

روزے کے آداب:

روزہ دار پاک وحلال غذا کھائے اور لذیذ کھانے چھوڑ دے،غیبت اور جھوٹ سے اجتناب کرے، دوسروں کو تکلیف نہ دے اور اعضا کو برائیوں سے بچائے۔[آداب دین ملخصا]

روزہ کی نیت:

نیّت دل کے ارادہ کا نام ہے، زبان سے کہنا شرط نہیں۔ یہاں بھی وہی مراد ہے مگر زبان سے کہہ لینا مستحب ہے، اگر رات میں نیّت کرے تو یوں کہے:نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ ھٰذَا .یعنی میں نے نیّت کی کہ اللہ عزوجل کے لیے اس رمضان کا فرض روزہ کل رکھوں گا۔

اور اگر دن میں نیّت کرے تو یہ کہے:نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ ھٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ .یعنی میں نے نیّت کی کہ اللہ تعالیٰ کے لیے آج رمضان کا فرض روزہ رکھوں گا۔

سحری وافطار:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری کل کی کل برکت ہے اُسے نہ چھوڑ نا، اگر چہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لے کیونکہ سحری کھانے والوں پر اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں۔ [مسند امام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخذری، حدیث نمبر ۱۱۰۸۶، ج ۴، ص ۲۶]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے، جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔ [بخاری شریف، باب تعجیل الافطار، حدیث نمبر ۱۹۵۷، ج۱، ص ۶۴۵]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ حضور ﷺ نماز سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے، تر کھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوروں سے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چلّو پانی پیتے۔ [سنن ترمذی، باب ماجاء مایستحب علیہ الافطار، حدیث نمبر ۶۹۶، ج ۲، ص ۱۶۲]

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حلال کھانے یا پانی سے روزہ افطار کرایا، فرشتے ماہِ رمضان کے اوقات میں اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جبرئیل علیہ الصلاۃ والسّلام شبِ قدر میں اُس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

دعاے افطار:

ابو داوٗد نے روایت کی، کہ حضور ﷺ افطار کے وقت یہ دُعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَ عَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔ [سنن ابی داوٗد، باب القول عند الافطار، حدیث نمبر ۲۳۵۸، ج ۲، ص ۴۴۷]

اعتکاف:

مسجد میں اللہ عزوجل کے لیے نیّت کے ساتھ ٹھہرنا اعتکاف ہے اور اس کے لیے مسلمان، عاقل اور جنابت وحیض ونفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔ بلوغ شرط نہیں، بلکہ نابالغ

جو تمیز رکھتا ہے اگر بہ نیت اعتکاف مسجد میں ٹھہرے تو یہ اعتکاف صحیح ہے۔ [عالمگیری، درمختار، ردالمحتار]

مسجد جامع ہونا اعتکاف کے لیے شرط نہیں بلکہ مسجد جماعت میں بھی ہوسکتا ہے۔ مسجد جماعت وہ ہے جس میں امام ومؤذن مقرر ہوں، اگرچہ اس میں پنجگانہ جماعت نہ ہوتی ہو اور آسانی اس میں ہے کہ مطلقاً ہر مسجد میں اعتکاف صحیح ہے اگرچہ وہ مسجد جماعت نہ ہو، خصوصاً اس زمانہ میں کہ بہت سی مسجدیں ایسی ہیں جن میں نہ امام ہیں نہ مؤذن۔ [ردالمحتار]

سنت مؤکدہ، کہ رمضان کے پورے عشرہ اخیرہ یعنی آخر کے دس دن میں اعتکاف کیا جائے یعنی بیسویں رمضان کو سورج ڈوبتے وقت بہ نیت اعتکاف مسجد میں ہو اور تیسویں کے غروب کے بعد یا انتیس کو چاند ہونے کے بعد نکلے۔ اگر بیسویں تاریخ کو بعد نمازِ مغرب نیت اعتکاف کی تو سنت مؤکدہ ادا نہ ہوئی۔

یہ اعتکاف سنت کفایہ ہے کہ اگر سب ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہوگا اور شہر میں ایک نے کرلیا تو سب بری الذمہ ہوگئے۔ [بہارِ شریعت حصہ پنجم ملخصاً]

اعتکاف کے آداب:

اعتکاف کرنے والے کو چاہیے کہ ہمیشہ ذکر میں مشغول رہے، اپنے غموں اور فکروں کو مجتمع کرلے یعنی دنیوی خیالات میں مشغول نہ ہو، فضول گوئی نہ کرے، خشوع وخضوع حاصل کرنے کے لیے ایک جگہ مخصوص کرلے اور اِدھر اُدھر نقل وحرکت نہ کرے، نفس کو اس کی خواہشات اور پسندیدہ چیزوں سے روک کر اسے اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت وعبادت پر مجبور کرے۔ [آدابِ دین ملخصا]

زکات کا بیان:

زکات شریعت میں اللہ عزوجل کے لیے مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے، مسلمان فقیر کو مالک کر دینا ہے، اور اپنا نفع اُس سے بالکل جدا کرلے۔ [درمختار]

زکات فرض ہے، اُس کا منکر کافر، اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق، اور ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار ومردود الشہادۃ ہے۔ [عالمگیری]

مباح کر دینے سے زکات ادا نہ ہوگی، مثلاً فقیر کو بہ نیت زکات کھانا کھلا دیا زکات ادا نہ ہوئی کہ مالک کر دینا نہیں پایا گیا، ہاں اگر کھانا دے دیا کہ چاہے کھائے یا لے جائے تو ادا ہو گئی۔ یوہیں بہ نیت زکات فقیر کو کپڑا دے دیا یا پہنا دیا ادا ہو گئی۔ [درمختار]

زکات نہ دینے کا عذاب: [قرآن کی روشنی میں]

زکات نہ دینے والوں کے بارے میں قرآن کریم میں ہے:

❁ وَلَا یَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ بِمَاۤ اٰتٰـہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ہُوَ خَیۡرًا لَّہُمۡ ؕ بَلۡ ہُوَ شَرٌّ لَّہُمۡ ؕ سَیُطَوَّقُوۡنَ مَا بَخِلُوۡا بِہٖ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ وَلِلّٰہِ مِیۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ﴿۱۸۰﴾ [پارہ ۴، سورۂ آل عمران ۳، آیت ۱۸۰]

[ترجمہ] اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں، بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے، عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا، اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا، اور اللہ تمھارے کاموں سے خبردار ہے۔ [کنزالایمان]

❁ وَالَّذِیۡنَ یَکۡنِزُوۡنَ الذَّہَبَ وَالۡفِضَّۃَ وَلَا یُنۡفِقُوۡنَہَا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۙ فَبَشِّرۡہُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿ۙ۳۴﴾ یَّوۡمَ یُحۡمٰی عَلَیۡہَا فِیۡ نَارِ جَہَنَّمَ فَتُکۡوٰی بِہَا جِبَاہُہُمۡ وَجُنُوۡبُہُمۡ وَظُہُوۡرُہُمۡ ؕ ہٰذَا مَا کَنَزۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ فَذُوۡقُوۡا مَا کُنۡتُمۡ تَکۡنِزُوۡنَ ﴿۳۵﴾ [پارہ ۱۰، التوبہ ۹، آیت ۳۴، ۳۵]

[ترجمہ] اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (زکات نہیں دیتے) انھیں خوش خبری سناؤ دردناک عذاب کی، جس دن وہ تپایا جائے گا جہنّم کی آگ میں، پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں، یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لیے جوڑ کر رکھا تھا، اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔ [کنزالایمان]

زکات نہ دینے کا عذاب: [احادیث کی روشنی میں]

زکات نہ دینے والوں کے بارے میں احادیث میں بہت شدید وعیدیں وارد ہیں، ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اُس کی زکات ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صورت میں کر دیا جائے گا، جس کے سر پر دو چتّیاں ہوں گی۔

وہ سانپ اُس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا، پھر اس کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ [بخاری شریف، باب اثم مانع الزکاۃ، حدیث نمبر ۱۴۰۳، ج۱، ص ۴۷۴]

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہوگا اس کے لیے آگ کے پتّر بنائے جائیں گے، ان پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی اور اُن سے اُس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی، جب ٹھنڈے ہونے پر آئیں گے، پھر ویسے ہی کر دیے جائیں گے۔ یہ معاملہ اس دن کا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے، اب وہ اپنی راہ دیکھے گا خواہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف۔

اور اونٹ کے بارے میں فرمایا: جو اس کا حق نہیں ادا کرتا، قیامت کے دن ہموار میدان میں لٹا دیا جائے گا اور وہ اونٹ سب کے سب نہایت فربہ ہو کر آئیں گے، پاؤں سے اُسے روندیں گے اور مونھ سے کاٹیں گے، جب ان کی پچھلی جماعت گزر جائے گی، پہلی لوٹے گی۔

اور گائے اور بکریوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ اس شخص کو ہموار میدان میں لٹائیں گے اور وہ سب کی سب آئیں گی، نہ ان میں مُڑے ہوئے سینگ کی کوئی ہوگی، نہ بے سینگ کی، نہ ٹوٹے سینگ کی اور سینگوں سے ماریں گی اور کھُروں سے روندیں گی۔ [مسلم شریف، باب اثم مانع الزکاۃ، حدیث نمبر ۹۸۷، ص ۴۹۱]

❁ امیر المومنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: خشکی و تری میں جو مال تلف ہوتا ہے، وہ زکات نہ دینے سے تلف

ہوتا ہے۔[الترغیب والترہیب، الترہیب من منع الزکاۃ، حدیث نمبر ۱۶، ج۱، ص ۳۰۸]

❁ حضرت احنف بن قیس سے مروی ہے کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اُن کے سرپستان پر جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کرشانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا۔[مسلم شریف، باب فی الکنازین للاموال والتغلیظ علیھم، حدیث نمبر ۹۹۲، ص ۴۹۷]

❁ اور صحیح مسلم شریف میں یہ بھی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: کہ پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔[ایضا]

زیورات کی زکات:

ترمذی شریف میں ہے کہ دو عورتیں سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں، اُن کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تم اس کی زکات ادا کرتی ہو؟ عرض کی: نہیں۔

سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: تو کیا تم اُسے پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمھیں آگ کے کنگن پہنائے، عرض کی: نہیں۔سرکار نے فرمایا: تو اس کی زکات ادا کرو۔[جامع الترمذی، باب ماجاء فی زکاۃ الحلی، حدیث نمبر ۶۳۷، ج۲، ص ۱۳۲]

حضرت اسما بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں اور میری خالہ سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور ہم سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔

سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی زکات دیتی ہو؟ ہم نے عرض کیا: نہیں۔سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: کیا ڈرتی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ تمھیں آگ کے کنگن پہنائے؟ اس کی زکات ادا کرو۔[مسند امام احمد بن حنبل، حدیث نمبر ۲۷۶۸۵، ج۱۰، ص ۴۴۶]

سونا چاندی جب کہ بقدر نصاب ہوں تو ان کی زکات چالیسواں حصہ ہے، خواہ وہ

ویسے ہی ہوں یا اُن کے سکّے جیسے روپے، اشرفیاں، یا ان کی کوئی چیز بنی ہوئی ہوخواہ اس کا استعمال جائز ہو جیسے عورت کے لیے زیور، مرد کے لیے چاندی کی ایک نگ کی ایک انگوٹھی ساڑھے چار ماشے سے کم کی، یا سونے چاندی کے بلا زنجیر کے بٹن، یا استعمال ناجائز ہو جیسے چاندی سونے کے برتن، گھڑی، سُرمہ دانی، سلائی؛ کہ ان کا استعمال مرد وعورت سب کے لیے حرام ہے، یا مرد کے لیے سونے چاندی کا چھلّا یا زیور، یا سونے کی انگوٹھی، یا ساڑھے چار ماشے سے زیادہ چاندی کی انگوٹھی، یا چند انگوٹھیاں، یا کئی نگ کی ایک انگوٹھی۔ غرض جو کچھ ہو سب کی زکات واجب ہے۔[درمختار وغیرہ]

کھیتی اور پھلوں کی زکات:

اللہ عزوجل فرماتا ہے: وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۫ [پارہ ۸، الانعام ۶، آیت ۱۴۱]۔[ترجمہ] کھیتی کٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس زمین کو آسمان یا چشموں نے سیراب کیا، یا عشری ہو، یعنی نہر کے پانی سے اسے سیراب کرتے ہوں، اُس میں عشر ہے۔ اور جس زمین کے سیراب کرنے کے لیے جانور پر پانی لاد کر لاتے ہوں، اُس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ ہے۔[صحیح البخاری، باب فی العشر الخ، حدیث نمبر ۱۴۸۳، ج۱، ص۵۰۱]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر اُس شے میں جسے زمین نے نکالا، عشر یا نصف عشر ہے۔[کنز العمال، زکاۃ النبات والفواکہ، حدیث نمبر ۱۵۸۷۳، ج۶، ص۱۴۰]

صدقۂ فطر کا بیان:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: بندہ کا روزہ آسمان وزمین کے درمیان معلّق رہتا ہے، جب تک صدقہ فطر ادا نہ کرے۔[تاریخ بغداد، رقم: ۴۷۳۵، ج۹، ص۱۲۲]

ابو داود ونسائی کی روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آخر رمضان میں فرمایا: اپنے روزے کا صدقہ ادا کرو، اس صدقہ کو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمایا، ایک صاع خُرما یا جَو، یا نصف صاع گیہوں۔[سنن أبي داوٗد، کتاب الزکاۃ، حدیث نمبر ۱۶۲۲، ج۲، ص۱۶۱]

صدقہ فطر واجب ہے، عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا ہوتو اب ادا کر دے، ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا، نہ اب ادا کرنا قضا ہے، بلکہ اب بھی ادا ہی ہے اگرچہ مسنون قبل نمازِ عید ادا کر دینا ہے۔(درمختار وغیرہ)

عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہوتا ہے، لہٰذا جو شخص صبح ہونے سے پہلے مر گیا، یا غنی تھا فقیر ہوگیا، یا صبح طلوع ہونے کے بعد کافر مسلمان ہوا، یا بچہ پیدا ہوا، یا فقیر تھا غنی ہوگیا تو واجب نہ ہوا، اور اگر صبح طلوع ہونے کے بعد مرا، یا صبح طلوع ہونے سے پہلے کافر مسلمان ہوا، یا بچہ پیدا ہوا، یا فقیر تھا غنی ہوگیا تو واجب ہے۔[عالمگیری]

مانگنا کسے حلال ہے اور کسے نہیں:

آج کل ایک عام بلا یہ پھیلی ہوئی ہے کہ اچھے خاصے تندرست ہیں، چاہیں تو کما کر اوروں کو کھلائیں، مگر انھوں نے اپنے وجود کو بیکار قرار دے رکھا ہے، کون محنت کرے، مصیبت جھیلے، بے مشقت جو مل جائے تو تکلیف کیوں برداشت کرے، ناجائز طور پر سوال کرتے اور بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں۔

اور بہت سے ایسے ہیں کہ مزدوری تو مزدوری، چھوٹی موٹی تجارت کو ننگ و عار خیال کرتے ہیں اور بھیک مانگنا کہ حقیقۃً ایسوں کے لیے بے عزتی و بے غیرتی ہے مایۂ عزت جانتے ہیں اور بہت سے لوگوں نے تو بھیک مانگنا اپنا پیشہ ہی بنا رکھا ہے، گھر میں ہزاروں روپے ہیں، سود کا لین دین کرتے، زراعت وغیرہ کرتے ہیں، مگر بھیک مانگنا نہیں چھوڑتے، اُن سے کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں: یہ ہمارا پیشہ ہے، واہ صاحب واہ! کیا ہم اپنا پیشہ چھوڑ دیں؟ حالانکہ ایسوں کو سوال حرام ہے اور جسے اُن کی حالت معلوم ہو، اُسے جائز نہیں کہ ان کو دے۔[بہارِ شریعت حصہ پنجم ملخصا]

صدقہ وخیرات کے آداب:

صدقہ وخیرات کرنے والے کو چاہیے کہ صدقہ وغیرہ کا سوال کرنے سے پہلے ہی صدقہ کر دے، اگر کوئی چیز دینے کا وعدہ کیا ہو تو اسے پورا کرنے میں جلدی کرے، دیتے وقت فراخ دِلی سے کام لے، چھپا کر صدقہ کرے اور دینے کے بعد احسان نہ جتلائے، خیرات وغیرہ کرنے پر ہمیشگی اختیار کرے اور صدقہ وخیرات کا سلسلہ جاری وساری رکھے۔ [آداب دین ملخصا]

صدقہ دینے والے کے آداب:

صدقہ کرنے والے کو چاہیے کہ سوال کرنے سے پہلے صدقہ دے، خفیہ طور پر صدقہ دے اور دینے کے بعد بھی اسے چھپائے، سوال کرنے والے کے ساتھ نرمی سے پیش آئے، اس کے مانگنے سے پہلے اسے جواب نہ دے، اس کے متعلق وسوسوں کا شکار نہ ہو کہ نہ جانے کیوں مانگ رہا ہے؟ کیا مجبوری ہے؟ وغیرہ وغیرہ، اپنے نفس کو بخل سے روکے، سائل نے جس چیز کا سوال کیا ہے اسے وہ چیز عطا کر دے، یا اچھے طریقے سے اسے لوٹا دے۔ [آداب دین ملخصا]

غنی کے آداب:

صاحبِ ثروت کو چاہیے کہ عاجزی وانکساری کی عادت اپنائے، تکبر سے بچے، ہمیشہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا شکر ادا کرے، نیک اعمال کی طرف رغبت کرے، فقیر کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آئے اور دل کھول کر اس کی مدد کرے، ہر کسی کے سلام کا جواب دے، قناعت پسندی کا اظہار کرے، اچھی گفتگو کرے، خوش اسلوبی سے لوگوں کو اپنے ساتھ مانوس کرے اور صدقہ وخیرات کے ذریعے ان کی مدد کرے۔ [آداب دین ملخصا]

حج کا بیان:

اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک بڑا رکن حج بھی ہے، اس کی فرضیت کے تعلق سے خدائے وحدہٗ لاشریک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَيۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىۡ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۚ‏ ﴿۹۶﴾

فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾
[پارہ ۴، آل عمران ۳، آیت ۹۶، ۹۷]

[ترجمہ] بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا، وہ ہے جو مکہ میں ہے، برکت والا اور سارے جہان کا راہنما، اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ، اور جو اس میں آئے امان میں ہو، اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے، اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔ [کنز الایمان]

اور فرماتا ہے: وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ [پارہ ۲، البقرہ ۲، آیت ۲۹۶]

[ترجمہ] اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو۔ [کنز الایمان]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا؛ لہٰذا حج کرو۔

ایک شخص نے عرض کیا: کیا ہر سال یا رسول اللہ! ۔حضور ﷺ نے سکوت فرمایا۔ انھوں نے تین بار یہ کلمہ کہا۔سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر واجب ہو جاتا اور تم سے نہ ہو سکتا، پھر فرمایا: جب تک میں کسی بات کو بیان نہ کروں تم مجھ سے سوال نہ کرو، اگلے لوگ کثرتِ سوال اور پھر انبیا کی مخالفت سے ہلاک ہوئے؛ لہٰذا جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اُسے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو اُسے چھوڑ دو۔ [صحیح مسلم، باب فرض الحج مرّۃ فی العمر، حدیث نمبر ۱۳۳۷، ص ۶۹۸]

حج کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ میں نے ابو القاسم ﷺ کو فرماتے سنا: جو خانہ کعبہ کے قصد سے آیا اور اُونٹ پر سوار ہوا تو اُونٹ جو قدم اُٹھاتا اور رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لیے نیکی لکھتا ہے اور خطا کو مٹاتا ہے اور درجہ

بلند فرماتا ہے، یہاں تک کہ جب کعبہ معظّمہ کے پاس پہنچا اور طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی، پھر سر منڈایا، یا بال کتروائے تو گناہوں سے ایسا نکل گیا، جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔[شعب الایمان، باب فضل الحج و العمرۃ، حدیث نمبر ۴۱۱۵، ج۳،ص۴۷۸]

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راویت ہے، وہ کہتے ہیں: میں مسجد منیٰ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک انصاری اور ایک ثقفی نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر سلام عرض کیا، پھر کہا: یا رسول اللہ! ہم کچھ پوچھنے کے لیے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں؟

سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں بتادوں کہ کیا پوچھنے حاضر ہوئے ہو اور اگر چاہو تو میں کچھ نہ کہوں، تمھیں سوال کرو۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں بتا دیجیے۔ ارشاد فرمایا: تو اس لیے حاضر ہوا ہے کہ گھر سے نکل کر بیت الحرام کے قصد سے جانے کو دریافت کرے اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے، اور طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کو اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے، اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کو اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے، اور عرفہ کی شام کے وقوف کو اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے، اور جمار کی رَمی کو اور اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے، اور قربانی کرنے کو اور اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے، اور اس کے ساتھ طواف اِفاضہ (طواف زیارت) کو اور اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے۔

اُس شخص نے عرض کی: قسم ہے! اس ذات کی جس نے حضور ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا، اِسی لیے حاضر ہوا تھا کہ ان باتوں کو حضور ﷺ سے دریافت کروں۔ ارشاد فرمایا: جب تو بیت الحرام کے قصد سے گھر سے نکلے گا تو اونٹ کے ہر قدم رکھنے اور ہر قدم اُٹھانے پر تیرے لیے حسنہ لکھا جائے گا اور تیری خطا مٹا دی جائے گی اور طواف کے بعد کی دو رکعتیں ایسی ہیں جیسے اولادِ اسماعیل میں کوئی غلام ہو، اُس کے آزاد کرنے کا ثواب اور

صفا و مروہ کے درمیان سعی ستر غلام آزاد کرنے کے مثل ہے۔

اور عرفہ کے دن وقوف کرنے کا حال یہ ہے کہ اللہ عزوجل آسمان دنیا کی طرف خاص تجلّی فرماتا ہے اور تمھارے ساتھ ملائکہ پر مباہات فرماتا ہے، ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے دُور دُور سے پراگندہ سر میری رحمت کے امیدوار ہو کر حاضر ہوئے، اگر تمھارے گناہ ریتے کی گنتی اور بارش کے قطروں اور سمندر کے جھاگ برابر ہوں تو میں سب کو بخش دوں گا، میرے بندو! واپس جاؤ تمھاری مغفرت ہوگئی اور اس کی جس کی تم شفاعت کرو۔

اور جمروں پر رَمی کرنے میں ہر کنکری پر ایک ایسا کبیرہ مٹا دیا جائے گا جو ہلاک کرنے والا ہے اور قربانی کرنا تیرے رب کے حضور تیرے لیے ذخیرہ ہے اور سر منڈانے میں ہر بال کے بدلے میں حسنہ لکھا جائے گا اور ایک گناہ مٹایا جائے گا، اس کے بعد خانہ کعبہ کے طواف کا یہ حال ہے کہ تو طواف کر رہا ہے اور تیرے لیے کچھ گناہ نہیں۔ ایک فرشتہ آئے گا اور تیرے شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہے گا کہ زمانہ آئندہ میں عمل کر اور زمانہ گذشتہ میں جو کچھ تھا معاف کر دیا گیا۔ [الترغیب والترھیب، الترغیب فی الحج والعمرۃ]

آدابِ سفر و مقدماتِ حج:

(۱) جس کا قرض آتا ہو، یا امانت پاس ہو ادا کر دے، جن کے مال ناحق لیے ہوں واپس کر دے، یا معاف کرالے، پتا نہ چلے تو اتنا مال فقیروں کو دے دے۔

(۲) نماز، روزہ، زکات جتنی عبادات ذمہ پر ہوں ادا کرے اور تائب ہو اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرے۔

(۳) جس کی بے اجازت سفر مکروہ ہے جیسے ماں، باپ، شوہر اُسے رضامند کرے، جس کا اس پر قرض آتا ہے اُس وقت نہ دے سکے تو اُس سے بھی اجازت لے، پھر حج فرض کسی کے اجازت نہ دینے سے روک نہیں سکتا، اجازت میں کوشش کرے، نہ ملے جب بھی چلا جائے۔

(۴) اس سفر سے مقصود صرف اللہ عزوجل و رسول اللہ ﷺ ہوں، رِیا و سمعہ و فخر نہ ہو۔

(۵) عورت کے ساتھ جب تک شوہر یا محرم بالغ قابلِ اطمینان نہ ہو، جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے سفر حرام ہے، اگر کرے گی حج ہو جائے گا، مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔

(۶) توشہ مالِ حلال سے لے ورنہ قبولِ حج کی امید نہیں، اگرچہ فرض اُتر جائے گا، اگر اپنے مال میں کچھ شبہہ ہو تو قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کر دے۔

(۷) حاجت سے زیادہ توشہ لے؛ کہ رفیقوں کی مدد اور فقیروں پر تصدق کرتا چلے، یہ حجِ مبرور کی نشانی ہے۔

(۸) عالم کتبِ فقہ بقدرِ کفایت ساتھ لے اور بے علم کسی عالم کے ساتھ جائے۔ یہ بھی نہ ملے تو کم از کم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی علیہ الرحمہ کا رسالہ ''انور البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ'' یا صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ کی کتاب ''بہارِ شریعت چھٹا حصہ'' ہمراہ ہو۔

(۹) آئینہ، سرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھے؛ کہ سُنّت ہے۔

(۱۰) چلتے وقت سب عزیزوں دوستوں سے ملے اور اپنے قصور معاف کرائے اور اب اُن پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔ حدیث میں ہے: جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت لائے واجب ہے کہ قبول کرلے، ورنہ حوضِ کوثر پر آنا نہ ملے گا۔ وقتِ رُخصت سب سے دعا کرائے تاکہ برکت پائے؛ کیوں کہ دوسروں کی دعا کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہے اور یہ نہیں معلوم کہ کس کی دعا مقبول ہو؛ لہٰذا سب سے دعا کرائے اور وہ لوگ حاجی یا کسی کو رُخصت کریں تو وقتِ رخصت یہ دعا پڑھیں: اَسۡتَوۡدِعُ اللّٰہَ دِیۡنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِیۡمَ عَمَلِكَ.

(۱۱) ان سب کے دین، جان، مال، اولاد، تندرستی، عافیت خدا کو سونپے۔

(۱۲) لباسِ سفر پہن کر گھر میں چار رکعت نفل اَلۡحَمۡدُ و قُلۡ سے پڑھ کر باہر نکلے۔ وہ رکعتیں واپس آنے تک اُس کے اہل و مال کی نگہبانی کریں گی۔ نماز کے بعد یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بِكَ انۡتَشَرۡتُ وَاِلَیۡكَ تَوَجَّھۡتُ وَبِكَ اعۡتَصَمۡتُ وَعَلَیۡكَ تَوَکَّلۡتُ، اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ

ثِقَتِيْ وَاَنْتَ رِجَائِيْ، اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَمَا لَا اَهْتَمُّ بِهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي ،عَزَّ جَارُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِيَ التَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَوَجِّهْنِيْ لِيَ الْخَيْرِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ.

(۱۳) گھر سے نکلنے کے پہلے اور بعد کچھ صدقہ کرے۔

(۱۴) دروازہ سے باہر نکلتے ہی یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نُضَلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا اَحَدٌ. اور درود شریف کی کثرت کرے۔

(۱۵) سب سے رخصت ہونے کے بعد اپنی مسجد سے رخصت ہو، وقتِ کراہت نہ ہو تو اس میں دو رکعت نفل پڑھے۔

(۱۶) ضروریات سفر اپنے ساتھ لے اور سمجھدار اور واقف کار سے مشورہ بھی لے، پہننے کے کپڑے کئی جوڑے ساتھ رکھ لے۔

(۱۷) خوشی خوشی گھر سے جائے اور ذکرِ الٰہی بکثرت کرے اور ہر وقت خوفِ خدا دل میں رکھے، غضب سے بچے، لوگوں کی بات برداشت کرے، اطمینان و وقار کو ہاتھ سے نہ جانے دے، بیکار باتوں میں نہ پڑے۔

(۱۸) گھر سے نکلے تو یہ خیال کرے جیسے دنیا سے جارہا ہے۔ چلتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّ عْثَآءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ. واپسی تک مال و اہل وعیال محفوظ رہیں گے۔

(۱۹) اسی وقت آیۃ الکرسی اور قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ سے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تک تَبَّتْ کے سوا پانچ سورتیں سب مع بسم اللہ پڑھے پھر آخر میں ایک بار بسم اللہ شریف پڑھ لے، راستہ بھر آرام سے رہے گا۔

(۲۰) نیز اس وقت اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ۔ ایک بار

پڑھ لے، بالخیر واپس آئے گا۔

(۲۱) جس سواری پر سوار ہو، بسم اللہ تین بار کہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سُبْحٰنَ اللہ ہر ایک تین تین بار، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ایک بار، پھر کہے: سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اُس کے شر سے بچے۔

(۲۲) بدوؤں اور سب عربیوں سے بہت نرمی کے ساتھ پیش آئے، اگر وہ سختی کریں ادب سے تحمل کرے، اس پر شفاعت نصیب ہونے کا وعدہ فرمایا ہے۔ خصوصاً اہلِ حرمین، خصوصاً اہلِ مدینہ، اہلِ عرب کے افعال پر اعتراض نہ کرے، نہ دل میں کدورت لائے، اس میں دونوں جہاں کی سعادت ہے۔

(۲۳) قبولِ حج کے لیے تین شرطیں ہیں: اللہ عزوجل فرماتا ہے: فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ۔ حج میں نہ فحش بات ہو، نہ ہماری نافرمانی، نہ کسی سے جھگڑا لڑائی۔

تو ان باتوں سے نہایت ہی دُور رہنا چاہیے، جب غصّہ آئے، یا جھگڑا ہو، یا کسی معصیت کا خیال ہو فوراً سر جھکا کر قلب کی طرف متوجہ ہو کر اس آیت کی تلاوت کرے اور دو ایک بار لاحول شریف پڑھے، یہ بات جاتی رہے گی، یہی نہیں کہ اسی کی طرف سے ابتدا ہو، یا اس کے رُفقا کے ساتھ جدال، بلکہ بعض اوقات امتحاناً راہ چلتوں کو پیش کر دیا جاتا ہے کہ بے سبب اُلجھتے، بلکہ سب وشتم ولعن وطعن کو تیار ہوتے ہیں؛ اس لیے اسے ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیے، مبادا ایک دو کلمے میں ساری محنت اور روپیہ برباد ہو جائے۔

(۲۴) جس منزل میں اُترے، وہاں یہ دعا پڑھ لے: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، اَللّٰھُمَّ اَعْطِنَا خَیْرَ ھٰذَا الْمَنْزِلِ وَخَیْرَ مَا فِیْہِ، وَاکْفِنَا شَرَّ ھٰذَا الْمَنْزِلِ وَ شَرَّ مَا فِیْہِ، اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبَارَکًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ہر نقصان سے بچے گا اور بہتر یہ ہے کہ وہاں دو رکعت نماز پڑھے۔

خبردار! خبردار! نماز ہرگز نہ ترک کرنا کہ یہ ہمیشہ بہت بڑا گناہ ہے اور اس حالت

میں اور سخت تر، کہ جن کے دربار میں جاتے ہو راستہ میں انھیں کی نافرمانی کرتے چلو، تو بتاؤ کہ تم نے اُن کو راضی کیا یا ناراض؟۔

(۲۵) جب وہ بستی نظر پڑے جس میں ٹھہرنا یا جانا چاہتا ہے تو یہ کہے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَمَا اَظۡلَلۡنَ وَرَبَّ الۡاَرَضِیۡنَ السَّبۡعِ وَمَا اَقۡلَلۡنَ وَ رَبَّ الشَّیٰطِیۡنِ وَمَا اَضۡلَلۡنَ وَرَبَّ الۡاَرۡیَاحِ وَمَا ذَرَیۡنَ. اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسۡئَالُكَ خَیۡرَ ھٰذِہِ الۡقَرۡیَۃِ وَخَیۡرَ اَھۡلِھَا وَخَیۡرَ مَا فِیۡھَا وَ نَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ ھٰذِہِ الۡقَرۡیَۃِ وَشَرِّ اَھۡلِھَا وَشَرِّ مَا فِیۡھَا۔ یا صرف پچھلی دعا پڑھے، ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔

(۲۶) جس شہر میں جائے وہاں کے سُنّی عالموں اور باشرع فقیروں کے پاس ادب سے حاضر ہو، مزارات کی زیارت کرے، فضول سیر وتماشے میں وقت نہ کھوئے۔

(۲۷) جس عالم کی خدمت میں جائے وہ مکان میں ہو تو آواز نہ دے، باہر آنے کا انتظار کرے، اُس کے حضور بے ضرورت کلام نہ کرے، بے اجازت لیے مسئلہ نہ پوچھے، اُس کی کوئی بات اپنی نظر میں خلافِ شرع معلوم ہو تو اعتراض نہ کرے اور دل میں نیک گمان رکھے، مگر یہ سُنّی عالم کے لیے ہے، بدمذہب کے سایہ سے بھاگے۔

(۲۸) ذکرِ خدا سے دل بہلائے کہ فرشتہ ساتھ رہے گا، نہ کہ شعر ولغویات سے کہ شیطان ساتھ ہوگا۔

(۲۹) ہر سفر خصوصاً سفرِ حج میں اپنے اور اپنے عزیزوں، دوستوں کے لیے دعا سے غافل نہ رہے کہ مسافر کی دعا قبول ہے۔

(۳۰) ہر بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہے اور ڈھال میں اُترتے وقت سبحان اللہ کہے۔

(۳۱) سوتے وقت ایک بار آیۃ الکرسی ہمیشہ پڑھے کہ چور اور شیطان سے امان ہے۔

(۳۲) واپسی میں بھی وہی طریقے ملحوظ رکھے، جو یہاں تک بیان ہوئے۔

(۳۳) لوگوں کو چاہیے کہ حاجی کا استقبال کریں اور اس کے گھر پہنچنے سے قبل دعا کرائیں؛ کہ حاجی جب تک اپنے گھر میں قدم نہیں رکھتا اس کی دعا قبول ہے۔

(۳۴) سب سے پہلے اپنی مسجد میں آکر دو رکعت نفل پڑھے۔

(۳۵) دو رکعت گھر میں آکر پڑھے پھر سب سے خوشی خوشی ملے۔

(۳۶) عزیزوں، دوستوں کے لیے کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور لائے اور حاجی کا تحفہ تبرکاتِ حرمین شریفین سے زیادہ کیا ہے اور دوسرا تحفہ دعا کا کہ مکان میں پہنچنے سے پہلے استقبال کرنے والوں اور سب مسلمانوں کے لیے کرے۔[بہار شریعت، حصہ ششم، ملخصا]

تحفہ دینے والے کے آداب:

جسے تحفہ دے رہا ہے اس کی فضیلت کو مدِ نظر رکھے، اس کے تحفے کو قبول کرلیا جائے تو خوشی و مسرت کا اظہار کرے، جب تحفہ لینے والے سے ملاقات کرے تو اس کا شکریہ ادا کرے، اور اسے کلی اختیارات دے دے اگرچہ تحفہ بڑا ہو۔[آداب دین ملخصا]

تحفہ لینے والے کے آداب:

تحفہ لینے والے کو چاہیے کہ تحفہ ملنے پر خوشی کا اظہار کرے اگرچہ وہ کم قیمت کا ہو، تحفہ بھیجنے والے کی غیر موجودگی میں اس کے لیے دعائے خیر کرے۔ جب وہ آئے تو خندہ پیشانی کے ساتھ اس سے ملاقات کرے، جب قدرت حاصل ہو تو یہ بھی اپنے محسن کو تحفہ وغیرہ دے، جب موقع ملے اس کی تعریف کرے، اس کے سامنے عاجزی نہ کرے، اس سے احتیاط برتے کہ کہیں اس کی محبت میں ایمان نہ چلا جائے، دوبارہ اس سے تحفہ وغیرہ حاصل کرنے کی حرص و طمع نہ کرے۔[آداب دین ملخصا]

عالم کے پاس حاضری کے آداب:

عالم دین کی خدمت میں حاضر ہونے والے کو چاہیے کہ اُسے سلام کرنے میں پہل کرے، اس کے سامنے گفتگو کم کرے۔ جب وہ کھڑا ہو تو اس کی تعظیم کے لیے کھڑا ہو جائے۔ اس کے سامنے یوں نہ کہے: فلاں نے تو آپ کے خلاف کہا ہے۔ عالم کی

موجودگی میں اس کے ہم نشین سے سوال نہ کرے، نہ تو عالم سے گفتگو کرتے وقت ہنسے اور نہ ہی اس کی رائے کے خلاف مشورہ دے۔ جب وہ کھڑا ہو تو اس کا دامن نہ پکڑے، راستہ میں چلتے ہوئے اس سے مسائل نہ سمجھے، جب تک کہ وہ گھر نہ پہنچ جائے، عالم کی اُکتاہٹ کے وقت اس کے پاس کم آیا جایا کرے۔[آداب دین ملخصا]

طالبِ علم کے آداب:

شاگرد کو چاہیے کہ اُستاذ صاحب کے سامنے دل میں عاجزی پیدا کرے اور پوری توجہ کے ساتھ، سر جھکا کر بیٹھے۔ پڑھنے سے پہلے اجازت طلب کرے، پھر تعوذ وتسمیّہ (یعنی اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ شریف) پڑھے اور جب پڑھائی سے فارغ ہو تو دُعا کرے۔ [آداب دین ملخصا]

وعظ ونصیحت سننے والے کے آداب:

ہمیشہ خشوع وخضوع (عاجزی وانکساری) کی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کرے، جو کچھ سنے اسے یاد رکھنے کی کوشش کرے، وعظ ونصیحت کرنے والے کے متعلق حسنِ ظن رکھے، واعظ کی بات کے درست ہونے کا اعتقاد رکھے، ہمیشہ خاموش رہنے کی عادت اپنائے، مستقل مزاجی اختیار کرے، اپنے غموں اور فکروں کو مجتمع کرلے (یعنی دنیوی خیالات میں مشغول نہ رہے اور لوگوں پر) تہمت لگانے سے بچے۔[آداب دین ملخصا]

والدین کے آداب:

بیٹے کو چاہیے کہ والدین کی بات توجہ سے سنے، ماں باپ جب کھڑے ہوں تو تعظیماً اُن کے لیے کھڑا ہوجائے، جب وہ کسی کام کا حکم دیں تو فوراً بجالائے، ان دونوں کے کھانے پینے کا انتظام وانصرام کرے اور نرم دلی سے ان کے لیے عاجزی کا بازو بچھائے، وہ اگر کوئی بات بار بار کہیں تو اُن سے اُکتا نہ جائے، ان کے ساتھ بھلائی کرے تو ان پر احسان نہ جتلائے، وہ کوئی کام کہیں تو اُسے پورا کرنے میں کسی قسم کی شرط نہ لگائے، اُن کی طرف حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھے اور نہ ہی کسی معاملے میں ان کی نافرمانی کرے۔ [آداب دین ملخصا]

اولاد کے آداب:

والد کو چاہیے کہ نیکی واحسان میں اولاد کی مدد کرے اور انھیں طاقت سے زیادہ بھلائی کا پابند نہ کرے، ان کی پریشانی وتنگ دستی کے وقت ان سے کسی چیز کا مطالبہ نہ کرے، انہیں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اطاعت وفرماں برداری سے منع نہ کرے اور ان کی تربیت وپرورش کرنے پر اُن پر احسان نہ جتلائے۔[آداب دین **ملخصا**]

اسلامی بھائی چارے کے آداب:

ایک مسلمان کو چاہیے کہ بھائیوں سے ملاقات کے وقت خوشی ومسرت کا اظہار کرے، گفتگو کرتے ہوئے سلام سے ابتدا کرے، جب مل کر بیٹھیں تو ان کی بات غور سے سنتے ہوئے انھیں اپنے سے مانوس کرے، ان کے لیے کشادگی ووسعت پیدا کرے۔ جب وہ جانے کے لیے کھڑے ہوں تو انھیں رخصت کرنے کے لیے دروازے تک جائے، کوئی کلام کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے اور گفتگو میں لڑائی جھگڑے کو ناپسند کرے، حکایات وغیرہ کو عمدگی وخوبی کے ساتھ بیان کرے، اور جب بھائیوں کو پکارے تو پسندیدہ اور اچھے ناموں کے ساتھ پکارے۔[آداب دین **ملخصا**]

پڑوسی کے آداب:

جب کوئی شخص اپنے پڑوسی سے ملاقات کرے تو سلام کرنے میں پہل کرے، گفتگو کرتے ہوئے بات کو زیادہ طول نہ دے، نہ اس سے زیادہ سوال کرے، پڑوسی بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے، اُسے کوئی مصیبت پہنچے تو اُس سے تعزیت کرتے ہوئے اُسے تسلّی دے۔ جب اُس کو کوئی خوشی حاصل ہو تو اُسے مبارک باد دے، پڑوسی کے لڑکے اور ملازم کے ساتھ نرمی ومہربانی سے گفتگو کرتے ہوئے حسنِ اخلاق سے پیش آئے، پڑوسی کی غلطی پر اس سے درگزر کرے، اس کی لغزش وخطا پر نرمی سے اس پر عتاب کرے، اس کے گھر کی عورتوں کو دیکھنے سے اپنی نگاہوں کو بچائے، وہ فریاد کرے تو اس کی مدد کرے۔[آداب دین **ملخصا**]

پڑوسی کے حقوق:

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: تمھیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ اس کا حق یہ ہے کہ جب وہ تم سے مدد مانگے تو مدد کرو، اور جب قرض مانگے تو قرض دو، اور جب محتاج ہو تو اسے دو، اور جب بیمار ہو تو عیادت کرو، اور جب اسے خیر پہنچے تو مبارک باد دو، اور جب مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو، اور مرجائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ، اور بغیر اجازت اپنی عمارت بلند نہ کرو؛ کہ اس کی ہوا روک دو، اور اپنی ہانڈی سے اس کو ایذا نہ دو، مگر اس میں سے کچھ اسے بھی دو، اور میوے خریدو تو اس کے پاس بھی ہدیہ کرو، اور اگر ہدیہ نہ کرنا ہو تو چھپا کر مکان میں لاؤ اور تمھارے بچے اسے لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچوں کو رنج ہوگا۔

تمھیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! پورے طور پر پڑوسی کا حق ادا کرنے والے تھوڑے ہیں، وہی ہیں جن پر اللہ عزوجل کی مہربانی ہے۔

پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ پڑوسی تین قسم کے ہیں: بعض کے تین حق ہیں، بعض کے دو اور بعض کا ایک حق ہے۔ جو پڑوسی مسلم ہو اور رشتہ والا ہو، اس کے تین حق ہیں۔ حق جوار (پڑوس) اور حق اسلام اور حق قرابت۔ پڑوسی مسلم کے دو حق ہیں، حق جوار (پڑوس) اور حق اسلام اور پڑوسی کافر کا صرف ایک حق ہے، حق جوار (پڑوس)۔ [شعب الایمان، باب فی اکرام الجار، الحدیث: ۹۵۶۰)

متفرق آداب:

بعض حکمانے یہ آداب بیان فرمائے ہیں: اپنے دوست و دشمن کو ذلیل ورسوا کیے بغیر خندہ پیشانی سے اُن کے ساتھ ملاقات کر، ان سے خوف زدہ نہ ہو، ان پر بڑائی و برتری کی تمنّا کیے بغیر ان کی تعظیم و توقیر کر، اپنے تمام امور میں میانہ روی اختیار کر، غرور و تکبر نہ کر، اِدھر اُدھر توجہ کرنے سے بچ، لوگوں کے مجمعوں کا معائنہ نہ کر۔

جب تو کہیں بیٹھے تو اپنی انگلیوں کو چٹکانے، انگوٹھی کے ساتھ کھیلنے، دانتوں کا خلال یعنی صفائی کرنے، بار بار ناک میں ہاتھ ڈالنے یعنی اُسے صاف کرنے، چہرے سے مکھیاں اُڑانے اور کثرت سے انگڑائی اور جماہی لینے سے بچ۔

تیری محفل پرسکون اور کلام پر دلیل ہو، جو تجھ سے گفتگو کرے اس کے کلام کی عمدگی کی طرف متوجہ ہو کر نہ تو تعجب کر، نہ عاجزی و بیچارگی کا اظہار کر اور نہ ہی اس سے بے تعلق ہونے کی کوشش کر، ہنسی مذاق اور حکایات وغیرہ بیان کرنے پر اس کا مؤاخذہ نہ کر، اپنی اولاد اور خادمہ کے حسن و جمال کے متعلق گفتگو نہ کر، نہ تو سجی سنوری عورت کی طرح بن ٹھن کر رہ اور نہ ہی غلام کی طرح چھچھوراپن اختیار کر، تمام امور میں میانہ روی اختیار کر، کثرت سے سرمہ لگانے اور بالوں میں تیل ڈالنے میں اسراف کرنے سے بچ، حکایات وغیرہ بیان کرنے میں شوخی نہ جتا، اپنے اہل وعیال کو زیادہ شہرت نہ دے۔

حضرتِ سیدنا امام مالک بن اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی: اگر شہرت کم ہوگی تو تمھارے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہ ہوگی اور اگر زیادہ ہوگی تو پھر بھی تو اہل وعیال کو راضی نہ کر سکے گا۔

ان سے بغیر کسی لالچ کے محبت کر اور بغیر کسی خوف کے ان کے لیے نرم خُو ہو جا، جب تیری کسی سے تلخ کلامی ہو جائے تو سامنے والے کی عزت کا خیال رکھ اور اپنی دلیل میں غور و فکر کر اور ہاتھ سے کسی کی طرف اشارہ نہ کر اور گھٹنوں کے بل نہ بیٹھ، جب تیرا غصہ ختم ہو جائے تب کلام کر۔

اگر تجھے بادشاہ کی صحبت میسر آئے تو اس سے خوف زدہ رہ اور اپنے بارے میں اس کی حالت ورائے کے تبدیل ہونے سے امن میں نہ رہ اور بادشاہ کے ساتھ اس طرح شفقت و نرمی سے پیش آ، جس طرح بچے پر شفقت و نرمی کرتا ہے، بادشاہ کی خواہش کے مطابق اس سے کلام کر، اگرچہ بادشاہ تیری بات سن لیتا ہے، مگر تو کبھی بھی اس کے، اس کے گھر والوں، اس کی اولاد اور اس کے رشتے داروں کے معاملات میں دخل اندازی مت کر۔

اپنے پسندیدہ دوستوں سے خاص طور پر بچ؛ کیونکہ وہ تیرے دشمنوں میں سے ایک ہیں اور اپنے مال کو اپنی عزت سے زیادہ عزیز نہ جان، جب لوگوں کے درمیان ہو تو کثرت سے تھوکنے سے گریز کر؛ کیونکہ ایسا کرنے والے کو عورتوں کی طرف منسوب کیا

جاتا ہے، اور اپنے دوست کے سامنے اس کی اس چیز کا اظہار نہ کر جس کی وجہ سے تجھے تکلیف ہوتی ہے؛ کیونکہ جب وہ تیری کسی نازیبا حرکت کو دیکھے گا تو تجھ سے دشمنی کرے گا یعنی بدلہ لے گا، نہ تو کسی عقلمند سے مذاق کر کہ وہ تجھ سے حسد کرنے لگ جائے، اور نہ ہی کسی بے وقوف کا مذاق اڑا کہ وہ تجھ پر ہی جرأت کر بیٹھے، کیونکہ ہنسی مذاق رعب ودبدبے کو دور کرتا، مقام ومرتبے کو گرا دیتا، چہرے کی رونق اور آب وتاب ختم کرتا، غم کا سبب بنتا، محبت کی مٹھاس ختم کرتا، سمجھ دار کی عقل وفہم کو عیب دار کرتا، بیوقوف کو جری کرتا، عقل ودماغ کو فنا کرتا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رحمت سے دور کرتا، مذمت وبرائی کا باعث بنتا، ضبط وتحمل ختم کرتا، نیتوں میں فتور ڈالتا، دلوں کو مردہ کرتا، گناہوں کی کثرت کا سبب بنتا اور خامیوں کو ظاہر کرتا ہے۔

ہم اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں کہ ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں کی طرح ہدایت عطا فرما، عافیت پانے والوں کی طرح عافیت عطا فرما اور ہماری بھی ایسی ہی سرپرستی فرما جیسے دوسروں کی فرمائی، ہمیں جو کچھ عطا فرمایا اس میں برکت دے، جو فیصلہ فرمایا اس کے شر سے ہمیں محفوظ فرما؛ کیونکہ اس کے فیصلے کو کوئی نہیں ٹال سکتا، جسے اللہ عَزَّ وَجَلَّ ذلیل کرے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا اور جسے اللہ عَزَّ وَجَلَّ عزت دے اسے کوئی ذلیل نہیں کرسکتا۔ ہمارا پروردگار بڑی برکت اور بلندی والا ہے، ہم اس سے مغفرت چاہتے، اس کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔[آداب دین ملخصا]

کھانا کھانے کا طریقہ:

کھانا بسم اللہ پڑھ کر شروع کیا جائے اور ختم کر کے الحمدللہ پڑھیں، اگر بسم اللہ کہنا بھول گیا ہے تو جب یاد آجائے یہ کہے: بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ. بسم اللہ بلند آواز سے کہے کہ ساتھ والوں کو اگر یاد نہ ہو تو اس سے سن کر انھیں یاد آجائے اور الحمدللہ آہستہ کہے، مگر جب سب لوگ فارغ ہو چکے ہوں تو الحمدللہ بھی زور سے کہے؛ کہ دوسرے لوگ سن کر شکر خدا بجا لائیں۔

داہنے ہاتھ سے کھانا کھائے۔ ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر دسترخوان پر گر گیا، اسے چھوڑ

دینا اسراف ہے، بلکہ پہلے اس کو اٹھا کر کھائے۔ کھانے کی ابتدا نمک سے کی جائے اور ختم بھی اسی پر کریں، اس سے ستر بیماریاں دفع ہوجاتی ہیں۔ [بہارشریعت]

پانی پینے کا طریقہ:

پانی بسم اللہ کہہ کر داہنے ہاتھ سے پیے اور تین سانس میں پیے، ہر مرتبہ برتن کو منہ سے ہٹا کر سانس لے۔ پہلی اور دوسری مرتبہ ایک ایک گھونٹ پیے اور تیسری سانس میں جتنا چاہے پی ڈالے۔ اس طرح پینے سے پیاس بجھ جاتی ہے اور پانی کو چوس کر پیے، غٹ غٹ بڑے بڑے گھونٹ نہ پیے، جب پی چکے الحمدللہ کہے۔

اس زمانہ میں بعض لوگ بائیں ہاتھ میں کٹورا یا گلاس لے کر پانی پیتے ہیں خصوصاً کھانے کے وقت داہنے ہاتھ سے پینے کو خلافِ تہذیب جانتے ہیں، ان کی یہ تہذیب تہذیبِ نصاریٰ ہے۔ اسلامی تہذیب داہنے ہاتھ سے پینا ہے۔

آج کل ایک تہذیب یہ بھی ہے کہ گلاس میں پینے کے بعد جو پانی بچا اسے پھینک دیتے ہیں کہ اب وہ پانی جھوٹا ہوگیا جو دوسرے کو نہیں پلایا جائے گا، یہ ہندوؤں سے سیکھا ہے، اسلام میں چھوت چھات نہیں، مسلمان کے جھوٹے سے بچنے کے کوئی معنی نہیں اور اس وجہ سے پانی پھینکنا اسراف ہے۔ [بہارشریعت]

کپڑا پہننے کی دعا:

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا: جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ تو اُس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ [سنن ابوداؤد]

اتنا لباس جس سے سترعورت ہوجائے اور گرمی وسردی کی تکلیف سے بچے فرض ہے اور اس سے زائد جس سے زینت مقصود ہو اور یہ کہ جب اللہ عزوجل نے دیا ہے تو اُس کی نعمت کا اظہار کیا جائے، یہ مستحب ہے۔ [بہارشریعت]

جس کے یہاں میت ہوئی اسے اظہارِ غم میں سیاہ کپڑے پہننا ناجائز ہے، سیاہ بلے

لگانا بھی ناجائز ہے کہ اولاً: وہ سوگ کی صورت ہے۔ دوم: یہ نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ ایام محرم میں یعنی پہلی محرم سے بارہویں تک تین قسم کے رنگ نہ پہنے جائیں، سیاہ کہ یہ رافضیوں کا طریقہ ہے اور سبز کہ یہ مبتدعین یعنی تعزیہ داروں کا طریقہ ہے اور سُرخ کہ یہ خارجیوں کا طریقہ ہے، کہ وہ معاذ اللہ اظہارِ مسرت کے لیے سُرخ پہنتے ہیں۔[بہارِ شریعت]

کسی کے گھر جانے کے آداب:

جب کوئی شخص دوسرے کے مکان پر جائے ،تو پہلے اندر آنے کی اجازت حاصل کرے ، پھر جب اندر جائے تو پہلے سلام کرے ،اس کے بعد بات چیت شروع کرے اور اگر جس کے پاس گیا ہے وہ باہر ہے تو اجازت کی ضرورت نہیں ،سلام کرے اس کے بعد کلام شروع کرے۔[فتاویٰ خانیہ]

کسی کے دروازہ پر جا کر آواز دی اس نے کہا کون؟ تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے ، کہ ''مَیں'' جیسا کہ بہت سے لوگ ''مَیں'' کہہ کر جواب دیتے ہیں ۔اس جواب کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ناپسند فرمایا ، بلکہ جواب میں اپنا نام ذکر کرے ؛ کیونکہ ''مَیں'' کا لفظ تو ہر شخص اپنے کو کہہ سکتا ہے یہ جواب ہی کب ہوا۔

اگر تم نے اجازت مانگی اور صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی تو اس سے ناراض نہ ہو، اپنے دل میں کدورت نہ لاؤ، خوشی خوشی وہاں سے واپس آؤ۔ ہوسکتا ہے اس کو اس وقت تم سے ملنے کی فرصت نہ ہو،کسی ضروری کام میں مشغول ہو۔

اگر ایسے مکان میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہو: اَلسَّلامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن۔ فرشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔[ردالمحتار]

یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَاالنَّبِیّ ؛ کیونکہ حضور اقدس ﷺ کی روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہے۔[شرح شفا، ملا علی قاری]

سلام کے مسائل:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا: جو شخص پہلے سلام کرے وہ رحمتِ الٰہی کا زیادہ مستحق ہے۔[سنن ابوداؤد]

اس میں اختلاف ہے کہ افضل کیا ہے، سلام کرنا یا جواب دینا؟۔ کسی نے کہا : جواب دینا افضل ہے ؛ کیونکہ سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا واجب۔ بعض نے کہا : سلام کرنا افضل ہے ؛ کہ اس میں تواضع ہے، جواب تو سبھی دے دیتے ہیں مگر سلام کرنے میں بہت سے لوگ کسر شان سمجھتے ہیں۔ [فتاویٰ عالمگیری]

کوئی شخص تلاوت میں مشغول ہے یا درس وتدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں ہے تو اس کو سلام نہ کرے۔ اسی طرح اذان واقامت وخطبۂ جمعہ وعیدین کے وقت سلام نہ کرے۔ سب لوگ علمی گفتگو کررہے ہوں یا ایک شخص بول رہا ہے باقی سن رہے ہوں، دونوں صورتوں میں سلام نہ کرے، مثلاً عالم وعظ کہہ رہا ہے یا دینی مسئلہ پر تقریر کررہا ہے اور حاضرین سن رہے ہیں، آنے والا شخص چپکے سے آکر بیٹھ جائے سلام نہ کرے۔ [عالمگیری]

کسی سے کہہ دیا کہ فلاں کو میرا سلام کہہ دینا، اس پر سلام پہنچانا واجب ہے اور جب اس نے سلام پہنچایا تو جواب یوں دے کہ پہلے اس پہنچانے والے کو، اس کے بعد اس کو جس نے سلام بھیجا ہے یعنی یہ کہے: وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلام۔ [عالمگیری]

یہ سلام پہنچانا اس وقت واجب ہے جب اس نے اس کا التزام کرلیا ہو یعنی کہہ دیا ہو کہ ہاں تمہارا سلام کہہ دوں گا ؛ کہ اس وقت یہ سلام اس کے پاس امانت ہے جو اس کا حق دار ہے اس کو دینا ہی ہوگا، ورنہ یہ بمنزلہ ودیعت ہے کہ اس پر یہ لازم نہیں کہ سلام پہنچانے وہاں جائے۔ اسی طرح حاجیوں سے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے دربار میں میرا سلام عرض کہہ دینا، یہ سلام بھی پہنچانا واجب ہے۔ [ردالمحتار]

چھینک کے مسائل:

جس کو چھینک آئے اسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِیْنَ کہے۔ جب اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو سننے والے پر اس کا جواب دینا واجب ہوگیا اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔ ایک مجلس میں کئی مرتبہ کسی کو چھینک آئی تو صرف تین بار تک جواب دینا ہے، اس کے بعد اسے اختیار ہے کہ جواب دے یا نہ دے۔ [بزازیہ]

جس کو چھینک آئے وہ یہ کہے : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یا یہ کہے : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال اور اس کے جواب میں دوسرا شخص یوں کہے : یَرْحَمُكَ الله، پھر چھینکنے والا یہ کہے : یَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ، یا یہ کہے : یَھْدِیْكُمُ اللهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ اس کے سوا دوسری بات نہ کہے۔[عالمگیری]

چھینکنے والے سے پہلے ہی سننے والے نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو ایک حدیث میں آیا ہے کہ یہ شخص دانتوں اور کانوں کے درد اور تخمہ (بدہضمی) سے محفوظ رہے گا۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ کمر کے درد سے محفوظ رہے گا۔[ردالمحتار]

غیبت کا مطلب:

غیبت کے یہ معنی ہیں کہ کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو (جس کا وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو) اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا اور اگر اس میں وہ بات ہی نہ ہو تو یہ غیبت نہیں، بلکہ بہتان ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا: وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ط اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ط [پارہ ۲۶، الحجرات ۴۹، آیت ۱۲]

تم آپس میں ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، اس کو تو تم بُرا سمجھتے ہو۔

ایک شخص نماز پڑھتا ہے اور روزے رکھتا ہے، مگر اپنی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو ضرر پہنچاتا ہے، اس کی اس ایذا رسانی کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا غیبت نہیں؛ کیونکہ اس ذکر کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اس کی اس حرکت سے واقف ہو جائیں اور اس سے بچتے رہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی نماز اور روزے سے دھوکا کھا جائیں اور مصیبت میں مبتلا ہو جائیں۔ حدیث میں ارشاد فرمایا: کیا تم فاجر کے ذکر سے ڈرتے ہو؟ جو خرابی کی بات اس میں ہے بیان کر دو تا کہ لوگ اس سے پرہیز کریں اور بچیں۔[درمختار، ردالمحتار]

یہ حکم فاسق و فاجر کا ہے جس کے شر سے بچانے کے لیے لوگوں پر اس کی برائی

کھول دینا جائز ہے اور یہ غیبت نہیں۔اب سمجھنا چاہیے کہ بدعقیدہ لوگوں کا ضرر فاسق کے ضرر سے بہت زائد ہے۔

فاسق سے اکثر دنیا کا ضرر ہوتا ہے اور بدمذہب سے تو دین وایمان کی بربادی کا ضرر ہے اور بدمذہب اپنی بدمذہبی پھیلانے کے لیے نماز، روزہ کی بظاہر خوب پابندی کرتے ہیں، تاکہ ان کا وقار لوگوں میں قائم ہو پھر جو گمراہی کی بات کریں گے ان کا پورا اثر ہوگا، لہٰذا ایسوں کی بدمذہبی کا اظہار فاسق کے فسق کے اظہار سے زیادہ اہم ہے، اس کے بیان کرنے میں ہرگز دریغ نہ کریں۔[بہارشریعت]

ناخن ترشوانا:

جمعہ کے دن ناخن ترشوانا مستحب ہے، ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا انتظار نہ کرے کہ ناخن بڑا ہونا اچھا نہیں؛ کیونکہ ناخنوں کا بڑا ہونا تنگی رزق کا سبب ہے۔ایک حدیث شریف میں ہے، کہ حضور اقدس ﷺ جمعہ کے دن نماز کے لیے جانے سے پہلے مونچھیں کترواتے اور ناخن ترشواتے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو جمعہ کے دن ناخن ترشوائے، اللہ تعالیٰ اس کو دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔

ناخن تراشوانے کا آسان طریقہ جو حضور اقدس ﷺ سے مروی ہے، وہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے شروع کرے اور چھنگلیا پر ختم کرے، پھر بائیں کی چھنگلیا سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے۔اس کے بعد داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن ترشوائے، اس صورت میں داہنے ہی ہاتھ سے شروع ہوا اور داہنے پر ختم بھی ہوا۔[درمختار]

پاؤں کے ناخن ترشوانے میں کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنے کی جو ترتیب ہے اسی ترتیب سے ناخن ترشوائے یعنی داہنے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے، پھر بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کرے۔[درمختار]

جانور لڑانا اور کشتی لڑنا:

جانوروں کو لڑانا مثلاً مرغ، بٹیر، تیتر، مینڈھے، بھینسے وغیرہ کہ ان جانوروں کو بعض لوگ لڑاتے ہیں، یہ حرام ہے اور اس میں شرکت کرنا یا اس کا تماشہ دیکھنا بھی ناجائز ہے۔

کشتی لڑنا اگر لہو ولعب کے طور پر نہ ہو، بلکہ اس لیے ہو کہ جسم میں قوت آئے، یہ جائز و مستحسن و کارثواب ہے بشرطیکہ ستر پوشی کے ساتھ ہو۔

آج کل برہنہ ہو کر صرف ایک لنگوٹ یا جانگیا پہن کر لڑتے ہیں کہ ساری رانیں کھلی ہوتی ہیں، یہ ناجائز ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے رکانہ سے کشتی لڑی اور تین مرتبہ پچھاڑا؛ کیونکہ رکانہ نے یہ کہا تھا کہ اگر آپ مجھے پچھاڑ دیں تو ایمان لاؤں گا، پھر یہ مسلمان ہوگئے۔ [درمختار، ردالمحتار]

سونے کے آداب:

سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور کچھ دیر داہنی کروٹ پر داہنے ہاتھ کو رخسارہ کے نیچے رکھ کر قبلہ رو سوئے، پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر، اور سوتے وقت قبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہوگا، سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہوگا، سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو، تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے یہاں تک کہ سو جائے، کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اسی پر اٹھے گا۔

سو کر صبح سے پہلے ہی اٹھ جائے اور اٹھتے ہی یادِ خدا کرے اور یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ. اسی وقت اس کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیز گاری و تقویٰ کرے گا کسی کو ستائے گا نہیں۔ دن کے ابتدائی حصہ میں سونا یا مغرب و عشا کے درمیان سونا مکروہ ہے۔ [فتاویٰ عالمگیری]

بیت الخلاء کے آداب:

بیت الخلاء میں جانے والا داخل ہونے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھ کر داخل ہونے کی دعا یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ پڑھے۔ جب بیٹھتے ہوئے زمین کے قریب ہو جائے تو آہستگی سے ستر کھولے، استنجا سے فراغت کے بعد ہاتھوں کو دھوتے ہوئے

مِٹی سے ان کو صاف کر لے، باہر نکلنے سے پہلے اپنے ستر کو چھپا لے، نکلنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا حمد وشکر بجالائے اور یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ۔

بعض دعائیں:

❁ جب کہیں دشمنوں سے خوف ہو، تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ.

❁ جب غم و پریشانی لاحق ہو، تو یہ دعا پڑھے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ اور ایسے وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کی کثرت کرے۔

❁ اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو یہ کہے: يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۙ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اِجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ضَالَّتِيْ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ چیز مل جائے گی۔

❁ جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت ہو تو تین بار کہے: يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ. اے اللہ عزوجل کے نیک بندو! میری مدد کرو۔ غیب سے مدد ہوگی یہ حکم حدیث میں ہے۔

❁ جب رات کی تاریکی پریشان کرنے والی آئے، یہ دعا پڑھے:

يَا اَرْضُ! رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا دَبَّ عَلَيْكِ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ.

قرآن کریم کی گیارہ سورتیں

[سورۂ فاتحہ] بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴ اِهْدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

[سورۂ فیل] بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝۱ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝۲ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا

اَبَابِیۡلَ ۙ﴿۳﴾ تَرۡمِیۡہِمۡ بِحِجَارَۃٍ مِّنۡ سِجِّیۡلٍ ۪ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَہُمۡ کَعَصۡفٍ مَّاۡکُوۡلٍ ٪﴿۵﴾

[**سورۂ قریش**] بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِہِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ ۚ﴿۲﴾ فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ ہٰذَا الۡبَیۡتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ اٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ٪﴿۴﴾

[**سورۂ ماعون**] بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۱﴾ فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ ؕ﴿۳﴾ فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ یُرَآءُوۡنَ ۙ﴿۶﴾ وَ یَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ٪﴿۷﴾

[**سورۂ کوثر**] بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ ؕ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الۡاَبۡتَرُ ٪﴿۳﴾

[**سورۂ کافرون**] بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ٪﴿۶﴾

[**سورۂ نصر**] بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَ الۡفَتۡحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَ اسۡتَغۡفِرۡہُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ٪﴿۳﴾

[**سورۂ لہب**] بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّ تَبَّ ؕ﴿۱﴾ مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُ مَالُہٗ وَ مَا کَسَبَ ؕ﴿۲﴾ سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ ۚ﴿۳﴾ ۖ وَّ امۡرَاَتُہٗ ؕ حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ ۚ﴿۴﴾ فِیۡ جِیۡدِہَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ٪﴿۵﴾

[**سورۂ اخلاص**] بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ٪﴿۴﴾

[**سورۂ فلق**] بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

[سورۂ ناس] بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾

[خطبۂ اولیٰ برائے جمعہ]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ جَمِیْعًا ۞ وَاَقَامَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِلْمُذْنِبِیْنَ الْمُتَلَوِّثِیْنَ الْخَطَّآئِیْنَ الْهَالِكِیْنَ شَفِیْعًا ۞ فَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَیْهِ ۞ وَعَلٰی كُلِّ مَنْ هُوَ مَحْبُوْبٌ وَّمَرْضِیٌّ لَّدَیْهِ ۞ صَلَاةً تَبْقٰی وَتَدُوْمُ بِدَوَامِ الْمَلِكِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ۞ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۞ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۞ اَمَّا بَعْدُ فَیَآ اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ ! رَحِمَنَا وَرَحِمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اُوْصِیْكُمْ وَنَفْسِیْ بِتَقْوَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِی السِّرِّ وَالْاِعْلَانِ ۞ فَاِنَّ التَّقْوٰی سَنَامُ ذُرَی الْاِیْمَانِ ۞ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَّحَجَرٍ ۞ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۞ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۞ وَاقْتَفُوْا اٰثَارَ سُنَنِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۞ صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ۞ فَاِنَّ السُّنَنَ هِیَ الْاَنْوَارُ ۞ وَزَیِّنُوْا قُلُوْبَكُمْ بِحُبِّ هٰذَا النَّبِیِّ الْكَرِیْمِ ۞ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِیْمِ ۞ فَاِنَّ الْحُبَّ هُوَ الْاِیْمَانُ كُلُّهٗ ۞ اَلَا ! لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهٗ ۞ اَلَا ! لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهٗ ۞ اَلَا ! لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهٗ ۞ رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِیَّاكُمْ حُبَّ حَبِیْبِهٖ هٰذَا النَّبِیِّ الْكَرِیْمِ ۞ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ اَكْرَمُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِیْمِ ۞ كَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی ۞ وَاسْتَعْمَلَنَا وَاِیَّاكُمْ بِسُنَّتِهٖ ۞ وَحَیَّانَا وَاِیَّاكُمْ عَلٰی مَحَبَّتِهٖ ۞ وَتَوَفَّانَا وَاِیَّاكُمْ عَلٰی مِلَّتِهٖ ۞ وَاَدْخَلَنَا وَاِیَّاكُمْ فِیْ جَنَّتِهٖ بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ وَرَأْفَتِهٖ ۞ اِنَّهٗ هُوَ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ ۞ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْبِرُّ لَا یَبْلٰی وَالذَّنْبُ لَا یُنْسٰی وَالدَّیَّانُ لَا یَمُوْتُ ۞ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ كَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ ۞

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٭ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ٭ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ٭ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ٭ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ٭ اِنَّہٗ تَعَالٰی مَلِکٌ کَرِیْمٌ جَوَادٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ٭

[خطبۂ ثانیہ برائے جمعہ]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ٭ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا ٭ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ ٭ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ٭ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ٭ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ٭ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖٓ اَجْمَعِیْنَ ٭ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا ٭ لَاسِیَّمَا عَلٰی اَوَّلِھِمْ بِالتَّصْدِیْقِ ٭ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ ٭ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ٭ وَعَلٰی اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ ٭ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ٭ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ٭ وَعَلٰی جَامِعِ الْقُرْاٰنِ ٭ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ عَمْرٍو عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ٭ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ٭ وَعَلٰی اَسَدِ اللّٰہِ الْغَالِبِ ٭ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ٭ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ٭ وَعَلَی ابْنَیْہِ الْکَرِیْمَیْنِ الشَّھِیْدَیْنِ ٭ سَیِّدَیْنَا اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِ ٭ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ٭ وَعَلٰی اُمِّھِمَا سَیِّدَۃِ النِّسَآءِ ٭ اَلْبَتُوْلِ الزَّھْرَآءِ ٭ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ٭ وَعَلٰی سَائِرِ فِرَقِ الْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃِ ٭ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ یَآ اَھْلَ التَّقْوٰی وَاَھْلَ الْمَغْفِرَۃِ ٭ اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ٭ رَبَّنَا یَا مَوْلَانَا وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ ٭ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ٭ رَبَّنَا یَا مَوْلَانَا وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ ٭ عِبَادَ اللّٰہِ ! رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ، اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ ٭ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ ٭ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ٭ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَھَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَکْبَرُ ٭

شجرۂ علیّہ حضرات عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ

رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

یا الٰہی رحم فرما مصطفٰی کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

سیدِ سجّاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علمِ حق دے باقرِ علمِ ہدیٰ کے واسطے

صدقِ صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہرِ معروف و سری معروف دے بیخود سری
جندِ حق میں گن جنیدِ باصفا کے واسطے

بہرِ شبلی شیرِ حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بوالحسن اور بوسعیدِ سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدرِ عبد القادرِ قدرت نما کے واسطے

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَھُمْ رِزْقًا سے دے رزقِ حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیا کے واسطے

نصر ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیاتِ دیں، محیِ جاں فزا کے واسطے

طورِ عرفان و علو و حمد و حسنٰی و بہا
دے علی، موسیٰ، حسن، احمد، بہا کے واسطے

بہرِ ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے

خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال
شہ ضیا مولیٰ جمال الاولیا کے واسطے

دے محمد کے لیے روزی کر احمد کے لیے
خوانِ فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کی مجھے برکات دے برکات سے
عشقِ حق دے عشقیِ عشق انتما کے واسطے

حُبِّ اہلِ بیت دے آلِ محمد کے لیے
کر شہیدِ عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا، تن کو ستھرا جان کو پر نور کر
اچھے پیارے شمسِ دیں بدر العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر
حضرتِ آلِ رسولِ مقتدیٰ کے واسطے

نورِ جان و نورِ ایماں، نورِ قبر و حشر دے
بو الحسینِ احمد نوری لقا کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمدِ مرسل مجھے
میرے مولیٰ حضرتِ احمد رضا کے واسطے

حامد و محمود اور حماد و احمد کر مجھے
میرے مولیٰ حضرتِ حامد رضا کے واسطے

سایۂ جملہ مشائخ یا خدا ہم پر رہے ۔ رحم فرما آلِ رحماں مصطفیٰ کے واسطے
بہرِ ابراہیم بھی لطف و عطائے خاص ہو ۔ نور کی سرکار سے حصہ گدا کے واسطے
اے خدا اختر رضا کو چرخ پر اسلام کے ۔ رکھ دُرخشاں ہر گھڑی اپنی رضا کے واسطے
صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عز علم و عمل
عفو و عرفاں عافیت ہم سب گدا کے واسطے

****

مناجات

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو ۔ جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو
یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو ۔ شادیِ دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات ۔ ان کے پیارے منہ کی صبحِ جاں فزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دارو گیر ۔ امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے ۔ صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر ۔ سیدِ بے سایہ کے ظلِ لوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن ۔ دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں ۔ عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں ۔ ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بے جا رُلائے ۔ چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں ۔ ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط ۔ آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے ۔ ربِّ سَلِّم کہنے والے غم زُدا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں ۔ قدسیوں کے لب سے آمیں رَبَّنَا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

دارالعلوم احمدیہ برکاتیہ کا مختصر تعارف

ازقلم: مولانا طارق رضا مصباحی۔ساکن کسیا، پوسٹ منہدوپار، ضلع سنت کبیرنگر، یوپی
موبائل نمبر: 09918630380

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلي علی رسولہ الکریم

علوم وفنون کی ترویج واشاعت کے لیےقوم وملت کے دانشوروں نے مدارس کا ایسا سلسلہ قائم کیا جو آج تک جاری وساری ہے،عرب وعجم ہر جگہ مذہبِ حق کی اشاعت اور دینی علوم وفنون کے فروغ کے لیے دانشورانِ قوم ہمیشہ سرگرم رہے ہیں،ابتدا میں باضابطہ مدارس کا قیام تو نہیں ہوا،لیکن تعلیم وتعلم اوردرس وتدریس کا سلسلہ اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ جاری رہا،اس وقت عام طور پر اساتذۂ علم وفن انفرادی طور پر اپنی اپنی درس گاہیں لگاتے اور متلاشیانِ علم وفن پروانوں کی طرح ان کے گرد منڈلاتے تھے، مساجد اور خانقاہیں اس انداز سے بنائی جاتی تھیں کہ ان میں درس وتدریس کی بزمیں سجائی جاسکیں،ان غیر رسمی درس گاہوں سے بڑے بڑے اربابِ فضل وکمال،مردانِ علم وفن اور اساطینِ فکر ونظر پیدا ہوئے جن کی علمی نکتہ آفرینیوں اورفنی دقیقہ سنجیوں نے انسانی قدروں کو رشکِ مہ وانجم بنادیا اور دنیا ان کے علمی غلغلوں سے گونج اٹھی۔

اسلامی مدارس باضابطہ کب وجود میں آئے،یہ مؤرخین کے نزدیک مختلف فیہ ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ پہلا عربی اسلامی مدرسہ ملک شاہ سلجوقی کے وزیر نظام الملک نے بغداد میں قائم کیا،لیکن بعض دوسرے مؤرخین مثلاً امام جلال الدین سیوطی اور علامہ سبکی وغیرہ فرماتے ہیں کہ نظام الملک کے مدرسہ قائم کرنے سے پہلے نیشاپور کے اندر ایک ادارہ ’’المدرسة البیھقیہ‘‘ کے نام سے موجود تھا جس کی تعمیر محمود سبکتگین کے بھائی نصر بن سبکتگین کی کوششوں سے ہوئی تھی۔

اس کے بعد آہستہ آہستہ اسلامی مدارس کھلنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ سلسلہ دراز ہوگیا، ان مدارس اسلامیہ سے علم وفضل کے ایسے ایسے آفتاب و ماہتاب طلوع ہوئے جن کی کرنوں سے فضائے عالم منور ہوگئی اور بے شمار گم گشتگانِ راہ اپنی منزلِ مقصود سے ہم کنار ہوگئے، سچ کہا ہے کسی شاعر نے ؎

یہ مدرسے ہیں ترے میکدے نہیں ساقی
یہاں کی خاک سے انسان بنائے جاتے ہیں

اسی سلسلہ کی ایک کڑی ''**دارالعلوم احمدیہ برکاتیہ**'' بھی ہے جو اپنی تنگ دامانی کے باوجود بڑی تیزی کے ساتھ شاہ راہِ ترقی پر گامزن ہے۔

دارالعلوم احمدیہ برکاتیہ کا قیام: موضع سوانچ پار، پچھّم محلہ، پوسٹ بلرائی، ضلع سنت کبیر نگر، یوپی میں مورخہ ۵ر نومبر ۲۰۰۶ء بروز یک شنبہ یہ ادارہ قائم ہوا، اس کے بانی و مہتمم حضرت مولانا اختر القادری صاحب ہیں جو اپنے تن، مَن، دھن کی قربانی پیش کرتے ہوئے شب وروز اس ادارے کی تعمیر وترقی کے لیے کوشش کررہے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔

دارالعلوم کے قیام کے ابتدائی دور میں حضرت موصوف نے جن نامساعد حالات کا مقابلہ کیا ہے، اگر کوئی دوسرا آدمی ہوتا تو ہتھیار ڈال دیتا، لیکن موصوف ان تمام مخالفتوں کا جواب بڑی سنجیدگی کے ساتھ مفکر اعظم محسنِ قوم وملت، حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز [بانی الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ] علیہ الرحمہ کے اس قول پر عمل کرکے دیتے رہے کہ ''**ہر مخالفت کا جواب کام ہے**''۔ سچ کہا ہے کسی شاعر نے ؎

ہزار بجلیاں گریں ، لاکھ آندھیاں آئیں
وہ پھول کھل کے رہے گا جو کھلنے والا ہے

الحمدللہ، حضرت کی کوششیں بار آور ہوئیں اور اب یہ ادارہ ایک وسیع وعریض بلڈنگ اور خوبصورت گراؤنڈ کے ساتھ مسلمانوں کو دعوتِ نظارہ دے رہا ہے، اس وقت

اس میں درجہ ایک سے آٹھ تک، شعبۂ حفظ وقراءت اور درس نظامی کی تعلیم ماہر اساتذۂ کرام کی نگرانی میں دی جارہی ہے اور تشنگانِ علم وفن اس کے صاف وشفاف آبشار سے اپنی پیاس بجھارہے ہیں۔

خوشی کی بات یہ ہے کہ مہتمم ادارہ حضرت مولانا اختر القادری صاحب صرف اسی پر اکتفا کرنے والے نہیں ہیں، بلکہ ان کا مزاج اور حوصلہ یہ ہے کہ ؎

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے، بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

اگر آپ حضرات کی عنایتیں ساتھ رہیں تو انشاء اللہ مستقبلِ قریب میں یہ ادارہ دارالعلوم سے ترقی کرکے جامعہ کی شکل اختیار کرلے گا اور اس میں از ہر ہند جامعہ اشرفیہ، مبارک پور کے نصابِ تعلیم کے مطابق اعدادیہ سے فضیلت تک کی مکمل تعلیم دی جائے گی اور عصری تعلیم کا بھی انتظام کیا جائے گا، اور اس کے ساتھ ایک عظیم الشان لائبریری قائم ہوگی جس میں ہر شعبے کی ضرورت کی کتابیں وافر مقدار میں موجود ہوں گی ؎

تجھے عروج ہو ایسا نصیب دنیا میں
کہ آسماں بھی تری عظمتوں پہ ناز کرے

اخیر میں اہلِ خیر حضرات سے گزارش ہے کہ مہتمم ادارہ نے جو یہ عظیم بوجھ اٹھا رکھا ہے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے مزید زمین کی ضروت ہے اور مزید عمارتیں درکار ہیں، ان ضروتوں کے پیشِ نظر آپ حضرات اس ادارے کی طرف توجہ فرمائیں اور اس کا مالی تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

محمد طارق رضا مصباحی

۲۴ر ربیع النور ۱۴۳۴ھ/ ۶ر فروری ۲۰۱۳ء۔ چہار شنبہ

تاثرات ودعائیہ کلمات

حضرت مولانا محمد قاسم عزیزی مدظلہ النورانی

استاذ: دار العلوم اہلِ سنت فیض الاسلام، قصبہ منہداول، ضلع سنت کبیر نگر، یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلي علی رسولہ الکریم

زیرِ نظر کتاب [آدابِ بندگی] اپنے موضوع پر نہایت گراں قدر، مدلل اور عالمانہ کتاب ہے جسے عزیز مکرم حضرت مولانا اختر القادری صاحب قادری زید علمہ بانی دار العلوم احمدیہ برکاتیہ، سوانچ پار، ضلع سنت کبیر نگر، یوپی نے بڑی عرق ریزی اور جانفشانی سے مرتب کیا ہے۔ اس کے مندرجات قرآن وحدیث سے ثابت ہیں، امید ہے کہ اس کتاب سے عوام وخواص پوری طرح مستفید ہوں گے۔

مولیٰ تعالیٰ اس کتاب کو مقبولِ خاص وعام اور مفیدِ اَنام بنائے اور مولانا موصوف کی مساعی جمیلہ کو شرفِ قبول بخشے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

دعا گو: محمد قاسم عزیزی

خادم دار العلوم اہلِ سنت فیض الاسلام، منہداول، سنت کبیر نگر، یوپی

۲۵ ربیع النور ۱۴۳۴ھ/ ۷رفروری ۲۰۱۳ء

حضرت مولانا نور الہدیٰ مصباحی

استاذ: دار العلوم احمدیہ معراج العلوم، سرپرست: حافظ ملت لائبریری، دھرم سنگھواں بازار، میڈیا انچارج: تنظیم ابنائے اشرفیہ، ضلع سنت کبیر نگر، یوپی۔ موبائل نمبر: 08004755257

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلي علی رسولہ الکریم

گرامی قدر مولانا اختر القادری اپنے حلقے میں ایک سادہ صفت مبلغ اور بے باک خطیب کی شکل میں متعارف ہیں، تقریبا بارہ سال تک دہلی میں انھوں نے دینی خدمات انجام دیں، وہاں مدرسہ میں تدریس کے ساتھ اس کے بعض انتظامی امور بھی دیکھتے تھے اور ادارہ کی آمدنی کے ذرائع بڑھانے کے لیے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے، مگر انتظامیہ کی جانب

سے خاطر خواہ حوصلہ افزائی نہ ہونے کی وجہ سے مولانا موصوف نے محسوس کیا کہ ان کے زیر اثر رہ کر دین کی بھر پور خدمت کرنا بہت مشکل ہے ؛ اس لیے انھوں نے دہلی جیسے خوبصورت شہر کو خیر باد کہہ دیا اور اپنے آبائی وطن سے قریب موضع سوانچ پار، ضلع سنت کبیر نگر میں ایک دار العلوم کی بنیاد رکھی۔

ابتدائی مراحل میں انھیں کافی دقتوں اور لوگوں کے طعن و تشنیع کا سامنا کرنا پڑا، لیکن رحمت ونور کی بارش ہو حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز علیہ الرحمہ بانی جامعہ اشرفیہ، مبارک پور کی قبر انور پر جن کا ارشاد ہے **"ہر مخالفت کا جواب کام ہے"**۔

اس جملے نے مولانا موصوف کو اتنی قوت بخشی کی انھوں نے مخالفین و معاندین کی طرف ایک نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور بہت قلیل مدت میں اپنے ادارہ کو حسب حیثیت بام عروج تک پہنچا دیا۔ آج مولانا کا ادارہ ایک عظیم گراؤنڈ اور مختلف کمروں پر مشتمل ہے جہاں ابتدائی درجات کے ساتھ حفظ کی تعلیم بھی جاری ہے، ہر سال سالانہ جلسے کے موقع پر بہت سے علمائے کرام تشریف لاتے ہیں اور ان کی جد و جہد کو سراہتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔

مولانا کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی آبادیوں میں خود جاتے ہیں یا اپنے ادارہ کے اساتذہ اور طلبہ کو بھیجتے رہتے ہیں جو بھولے بھالے مسلمانوں کو دینی مسائل سکھاتے اور انھیں ان کی پیدائش کا مقصد بتاتے ہیں، نماز، روزہ ، اور زکات وغیرہ کی تلقین کرتے ہیں، اس درمیان انھوں نے ایک ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کی جس کی قیمت کم ہو اور زبان انتہائی آسان اور عام فہم ہو؛ اس ضرورت کی تکمیل کے لیے انھوں نے **"آداب بندگی"** نام کی ایک کتاب ترتیب دی ،جس میں اسلامی زندگی کے بہت سارے مسائل بڑے اچھے پیرائے میں بیان کیے گئے ہیں، امید ہے یہ کتاب عوام کے لیے، بہت مفید ہوگی۔

میں ان کی صلاحیت ولیاقت کے بارے میں بہت تبصرہ تو نہیں کر سکتا، مگر اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ جو بھی صلاحیت اللہ جل شانہٗ نے ان کو عطا کی ہے اس سے وہ قوم وملت کی بھر پور خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے۔

نور الہدیٰ مصباحی
استاذ دار العلوم احمدیہ معراج العلوم، دھرم سنگھواں بازار، سنت کبیر نگر